[श्री जे० पी० यादव]

जो अविनाश चन्द्र हैं, उन्होंने इतनी अभद्र बातें कही हैं, जो शायद सदन में कहने लायक नहीं हैं। साथ ही साथ जो महिला सत्याग्रही थी उनके साथ भी पुलिस ने जो मैनहैंडलिंग की है, उसका भी कोई जवाब वही है और खास कर के दिल्ली में संसद के सामने जो लोक सभा के सदस्य श्री हुकम चन्द कछवाय है उनको भी पुलिस ने घसिट करके उनके काफी घाव बनाये हैं। मैं चाहूंगा कि इनके सम्बन्ध में भी जवाब दिया जाये।

THE CENTRAL LAWS (EXTENSION TO JAMMU AND KASHMIR) BILL, 1968—*Contd.*

شری سید حسین (جموں و کشمیر) : مسٹر وائس چیرمین — میں اس ہاؤس میں جناب کی وساطت سے معروضات پیش کرتا ہوں - اور جو لاز جموں و کشمیر اسٹیٹ میں اپلائی کرنے کے لئے بل پیش ہوا ہے اس کا ویلکم کرتا ہوں - یہ قوانین ریاست میں اپلائی ہونے چاہئیں - ہم ۱۹۴۷ سے عظیم ہندوستان کا حصہ بنے ہیں - میرا مطلب ہے جموں و کشمیر کے لوگ - ۱۹۴۷ میں ایک زبردست حملہ ہوا اور اس حملہ میں شیخ محمد عبداللہ جو اس وقت نیشنل کانفرنس کی ایک ہی پارٹی ریاست میں تھی اور کانگریس جماعت کی لائک مائنڈیڈ تھی اس کے قائد کی حیثیت سے جب تک وہ یہاں نہ آئے تب تک پنڈت جی نے نہیں مانا اور جب تک فورسیز وہاں نہیں پہنچیں - اگرچہ مہاراجہ ہری سنگھ یہاں آئے تھے اور انہوں نے فورسیز کو وہاں مدد کے لئے دعوت دی تھی - وہ شیخ عبداللہ جو اس وقت دو نیشن تھیوری کے خلاف تھے وہ شیخ عبداللہ جو پاکستان کے حملہ کو حملہ قرار دیتے تھے جنہوں نے سیکریٹی کونسل میں جاکر یہ کہا کہ ہم ان کے ساتھ بات نہیں کریںگے جب تک کہ وہ اکوپائڈ ٹیریٹری کشمیر کی جو انہوں نے قبضہ میں رکھی ہے واپس نہیں کرتے ہیں - وہ شیخ عبداللہ ۱۹۵۳ سے مکر گئے اپنے راستہ سے بھٹک گئے اور ایک فرسٹریٹیڈ صورت میں انہوں نے کئی بار غلط بیانات دئے -

ریسینٹلی شیخ عبداللہ دلی آئے تھے اور دلی آنے تک انہوں نے یہ کہا کہ وہ ہندوستان کی دوستی پاکستان کی دوستی کے علم بردار بن رہے ہیں اور وہ آیمٹی (amity) چاہتے ہیں وہ تاشقند ایگریمینٹ پر عمل کرنا چاہتے ہیں - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب سے وہ یہاں سے واپس چلے گئے ہیں ان کا ٹون بدل گیا ہے - اور انہوں نے کشمیر کے مایہ ناز سپوت جی - ایم - صادق کو غدار تک کہا ہے - وہ جی - ایم - صادق جنہوں نے اس مسلم کانفوینس کو تبدیل کیا جو محض ایک کمیونیٹی کے حق کے لئے لڑتی تھی اس میں ہندو مسلم سکھ اور تمام فرقوں کی شمولیت نہیں تھی اس کو چینج

بچنے کے لئے اور بھی ایک جگہہ ہے اور وہ ہندوستان کی عظیم عدلیہ سپریم کورٹ ہے -

۱۹۴۷ سے ۱۹۵۳ تک ہم نے جو الیکشن لڑا اس میں بھی کوئی پارٹی ہمارے مقابلہ میں نہیں تھی- آج صورت یہ ہے کہ وہاں الیکشن کمیشنر آف انڈیا کی نگرانی میں الیکشن لڑتے ہیں اور مقابلہ کی پارٹیاں جیسے جن سنگھہ ، کمیونسٹ ، انڈیپینڈنٹ ، نیشنل کانفرنس ، سوتنتر پارٹی کے کنڈیڈیٹ میدان میں اترنا چاہتے ہیں اور اترتے بھی ہیں - آج تو مختلف پارٹیاں ہیں اسمبلی میں اس کے علاوہ آڈیٹر جنرل کا جورسڈیکشن - دائرہ جو جموں کشمیر میں نہیں تھا اس کو بھی وہاں لایا گیا ہے اور اس کو اپریشیٹ کیا گیا ہندوستان میں اور کشمیر میں -

یہاں حوالہ دیا گیا آرٹیکل ۳۷۰ کا - میں یہاں اس پر اتنا عرض کروں گا کہ یہ ایک انیبلینگ سیکشن ہے - اس کے ذریعہ سے ہم تمام لاز جموں کشمیر پر اپلائی کرتے ہیں اور یہ انیبلینگ سیکشن جو ہے یہ ایک برج ہے جس پل سے تمام قوانین پہنچتے ہیں جموں اور کشمیر میں جس کے ذریعہ جموں کشمیر اسٹیٹ انڈین یونین ٹیریٹری میں شامل ہوئی ہے - اس آرٹیکل ۳۷۰ کے سلسلہ کرنے میں جی - ایم - صادق نے صدارت کی تھی - اس کے علاوہ جی - ایم - صادق کی صدارت میں کنسٹی ٹیونٹ اسمبلی بنی اور اس جی - ایم - صادق نے اپنا راستہ کبھی نہیں چھوڑا - شیخ محمد عبداللہ اور افضل بیگ کو چھوڑ کر وہ ساری جماعت جو نیشنل کانفرنس میں تھی وہ آج کانگریس میں ہے اور کانگریس کا رول کشمیر میں ہے - جس وقت پاکستان نے ریسیلنٹلی حملہ کیا تھا اس وقت بھی کانگریس کی جماعت مقابلہ میں تھی - جس کانگریس اور نیشنل کانفرنس کے کارکن مسٹر شہروانی کی طرح قربانیاں دے کر تواریخ میں نام چھوڑ گئے ہیں - میں یہاں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ ۱۹۳۷ سے ۱۹۵۳ تک جو جماعت علیحدگی کے رجحانات رکھتی تھی انہوں نے آئین کے لحاظ سے قوانین کے لحاظ سے باقی قوم کے ساتھہ چلنے میں رکاوٹیں رکھی تھیں لیکن ہم جموں اور کشمیر کے لوگ اور ہندوستان کے لوگ آج یہ دیکھتے ہیں کہ اگر کشمیر میں کوئی قتل ہوتا ہے اور اگر کشمیر میں ہائی کورٹ ایک آدمی کو ایک قاتل کو سزا دیتی ہے اور اگر وہ ثابت کرنا چاہے کہ وہ قاتل نہیں ہے تو پہلے ان کو سپریم کورٹ میں جانے کے لئے کوئی گنجائش نہیں تھی لیکن آج کے جموں کشمیر کے لوگ اس پر خوش ہیں کہ ان کو پھانسی چڑھنے سے

اس کے علاوہ کشمیر ٹورسٹس ایٹریکشن کی جگہہ ہے وہاں ایسے ایسے مقامات ہیں جہاں مغلوں کے وقت سے مکان بنانے کی اجازت نہیں ہے - اس میں یہی سینس تھا کہ وہ باغات زمین اور پہلگام جیسے صحت افزا مقام گلمرگ جیسے صحت افزا مقامات ورلڈ کو ایٹریکٹ کرنے کے لئے محفوظ رہیں - ہندوستان کے سرمایہ داروں کی آنکھہ اس لئے اٹھتی ہے کہ چشم شاہی خریدیں نشاط گارڈن کو خریدیں وہ غلط ہے - ان سے تو ہندوستان کی قوم کو نقصان ہو سکتا ہے کیونکہ پھر ٹورسٹ نہیں آ سکتے -

یہاں پر کہا گیا کہ خوراک کے بارے میں سبسیڈی دی جاتی ہے - میں نہایت ادب سے نرمی سے اور متانت سے عرض کروں گا جموں و کشمیر گورنمنٹ اپنے فنڈ سے اس کو میٹ کرتی ہے سینٹرل گورنمنٹ اپنے فنڈ سے سب سیڈی خوراک کے لئے نہیں دیتی -

جو قوانین لیبر لاز کمپنیز اور ٹرانسپورٹ کے بارے میں جو قوانین بنائے جاتے ہیں وہ ایک شیلٹر ہیں گارنٹی ہے کنسٹی ٹیوشنل گارنٹی ہے اور ہم جموں و کشمیر کے لوگ اس سے محروم رہنا نہیں چاہتے اور خوش آمدید ہم چاہتے ہیں کہ ایسے قوانین ہمارے یہاں آئیں -

[شری سید حسین]

میں جب پہلے شور ہوا تھا تو اس وقت صادق صاحب نے اور وہاں کے زعما نے یہ کہا تھا کہ اس کو اڑانا چاہئے اور ہمیں آج بھی کوئی اعتراض نہیں ہے مگر جو لاز جانتے ہیں جو کنسٹی ٹیوشن میکر ہیں وہ سمجھتے ہیں [ڈیٹرمینٹل ہے یا فائدہ مند ہے - یہاں کہا گیا کہ جموں اور کشمیر میں کہا گیا کہ جموں و کشمیر میں پریذیڈنٹ زمین نہیں خرید سکتا ہے- میں اس پر اتنی ہی گذارش کروں گا کہ جموں کشمیر کے لوگ بہت بیک ورڈ تھے بہت غریب تھے اور جموں و کشمیر - میں ایگریکلچرل لینڈ بہت کم ہے اور ایسی زمینیں جو رورل ایریاز میں ہیں اگر وہاں شری نگر کے لوگ یا کسی شہر میں رہنے والا کوئی امیر آدمی چاہے تو وہ جا سکتا ہے - اور پیسے خرچ کرکے کاشتکاروں سے زمینیں لے سکتا ہے - اور اس سے کاشتکار بے زراعت بن سکتے ہیں - ایسی صورت میں ایک قسم کی رکاوٹ ڈالی گئی ہے کہ بڑے لوگ جو ہیں امیر جو ہیں سرمایہ دار لوگ جو ہیں وہ وہاں کے کسانوں سے زمینیں چھین نہ لیں -

باوجود اس بات کے جن لوگوں کو مکان بنانے کے لئے زمین کی ضرورت ہوتی ہے ان کو گورنمنٹ جموں کشمیر پرمیشن دے کر زمین دیتی ہے اور وہ مکان بناتے ہیں -

میں سمجھتا ہوں کہ جموں اور کشمیر کے لوگ ہیں جنہوں نے سیکولرزم کی مشعل چلائی ۱۹۴۷ میں - اسے ۱۹۵۳ میں قائم رکھا اور جب پاکستان نے ریسیڈنٹ حملہ کیا - جب انفلٹریشن کیا چوری چھپے یہاں گھسے اس وقت بھی جموں و کشمیر کے مسلمان اُٹھ کھڑے ہوئے سربستہ - ان کو چھپنے کے لئے جگہہ نہیں دی - غلط فہمیاں پیدا کی گئیں کہ یہ کشمیری ہیں - لیکن کوئی کشمیری نہیں تھا - جب ریسیڈنٹ حملہ ہوا تب بھی پاکستانیوں کو باہر سے بھیج دیا - جب پکڑ کر ان سے انٹیرویگیشن کیا گیا تو ان کی سکونت ، ان کی زبان بالکل کشمیری نہیں تھی - میں وثوق سے کہتا ہوں کہ شیروانی اور ماسٹر عبدالعزیز کشمیری ہیں - جن لوگوں نے گولیاں کھائیں اور جن لوگوں نے انفلٹریٹر کو پکڑا ۱۹۴۷ میں اور ۱۹۶۵ میں پکڑا وہ کشمیری تھے - میں آپ کی وساطت سے آج عرض کرتا ہوں کہ آج کشمیری قوم گردن اونچی کر سکتی ہے کہ ۱۹۴۷ میں بھی سیکولر رہی ۱۹۵۳ میں بھی سیکولر رہی اور ۱۹۶۵ میں بھی سیکولر رہی - جب ۱۹۴۷ میں ہندوستان اور پاکستان کے لوگ چھوٹے چھوٹے بچوں کی گردنیں کاٹ کر ٹوکریوں میں بھرے کی طرح بھیجتے تھے ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان اُسی وقت بھی

اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ جموں و کشمیر اور ہندوستان ایک ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ دشمن کی آنکھیں ۱۹۴۷ سے لے کر کشمیر کو ہندوستان سمجھتی ہیں - وہ علیحدہ نہیں سمجھتی ہیں - چین کشمیر کو علیحدہ نہیں سمجھتا ہے پاکستان کشمیر کو علیحدہ نہیں سمجھتا ہے - جب انہوں نے کشمیر پر حملہ کرنا چاہا تو دلی پر بھی حملہ کرنا چاہا امرتسر پر بھی حملہ کرنا چاہا - اس طرح دشمن کی نظر میں بھی کشمیر اور ہندوستان الگ نہیں ہیں - اگر کوئی ایسی بات اشارہ کہتا ہے تو وہ شہ دیتا ہے چین اور پاکستان کو - تو میں عرض کروں گا کہ ایسی صورت میں کشمیر ہندوستان ہے اور ہندوستان کشمیر ہے - میں خراج تحسین دیتا ہوں اُن جوانوں کو جنہوں نے ۱۹۴۷ میں اور ریسیڈنٹلی حملہ میں اپنی جانیں نچھاور کیں - ہندوستان سے جوان آئے پنجاب سے آئے ساؤتھ سے آئے انہوں نے اپنی جانیں قربان کیں جموں اور کشمیر کی عصمت بچانے کے لئے جموں اور کشمیر کے لوگوں کو بچانے کے لئے اور ہندوستان کی عصمت کو بچانے کے لئے کیوں کہ جموں اور کشمیر کا سیکولرزم ایک تاج ہے - ہندوستان کی عوام کے لئے - جس تاج کی اور کوئی نظر نہیں اُٹھا سکتا -

[شری سید حسین]

عبداللہ بھول گئے - ڈیفنس کس نے کیا تھا کس لئے کیا تھا -؟ شیخ عبداللہ کو اب پریشان نہیں ہونا چاہئے - شیخ عبداللہ پولیٹیکل لیڈر نہیں ہیں - عوام کی نظروں میں نہیں ہیں - وہ آج مسجدوں میں جاتے لیکن - مسلمانوں کا ایک طریقہ ہے قرآن میں ایک لفظ لکھا ہے کہ جب قران پڑھا جائے تو چپ رہنا چاہئے تاکہ God's blessings will be showered on you. لیکن جب وہ درگاہ شریف حضرت بل گئے تو انہوں لوگوں سے کہا صادق غدار ہے - انہوں نے کہا تمہیں حقوق کے لئے لڑنا چاہئے- انہوں نے کنسٹی ٹیونٹ اسمبلی بلائی تھی - کنسٹی ٹیونٹ اسمبلی کو تین باتوں کا فیصلہ کرنا تھا - ایک یہ کہ شخصی راج ختم کیا جائے اور الیکٹوریٹ رولر ہونا چاہئے اور جیسے اور ریاستوں میں ہے وہاں بھی گورنر ہونا چاہئے - دوسری بات جو لینڈ ہے وہ لینڈ اسٹیٹ ابولیشن ایکٹ کے مطابق بغیر کمپنسیشن کے زمین داروں کو دینا چاہئے - تیسری بات یہ تھی کہ ہم کنسٹی ٹیوشن کے مطابق جموں و کشمیر کا ایکسیشن رٹیفائی کریں - کنسٹی ٹیونٹ اسمبلی شیخ عبداللہ نے بنائی اور جو عوام نے میجیریٹ دیا اور جو ممبر الیکٹرن ہوئے وہ کنسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں بیٹھے معہ شیخ عبداللہ اور افضل بیگ کے

جموں و کشمیر کے لوگوں نے گاندھی جی کا بتایا ہوا راستہ نہرو جی کا بتایا ہوا راستہ اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا سمجھکر اس کی حفاظت کی اور آج ہندوستان کے ساتھ ساتھ کشمیر کے ساتھ ساتھ تمام جو لوگ ہیں فیوچر جنریشن ہیں وہ ہماری تواریخ یاد رکھینگے - آج پاکستان اور چائنا جرات نہیں کرتے کہ حملہ کر سکیں سازش کے طور پر کرتے ہوں اور پیٹھ پیچھے کرتے ہوں گوریلا کی سازش کر سکتے ہیں لیکن اب ان کی جرات نہیں ہے کیوں کہ ۴۵ کروڑ ہندوستان کے عوام کشمیریوں کا ساتھ دیتے رہے اور کشمیریوں کا ساتھ دینگے اور کشمیری لوگ احسان مند ہیں ہندوستان کی قوم کے کیوں کہ ہندوستان کی قوم مصیبت کے وقت کام آئی - کیا شیخ عبداللہ بھول گئے کہ جس وقت وہ یہاں آئے ۱۹۴۷ میں انہوں نے کہا کہ وہاں حملہ آور سونا سمجھکر سناروں کے دستے لیتے اور عوام کو سنا رہے ہیں عوام پر ظلم کیا رہے ہیں - شیخ عبداللہ کیا بھول گئے کہ انہوں نے پنڈت جی کے پاس آکر کہا تھا کہ پنڈت جی ہم اور آپ ایک ہیں - کوئی نہیں کہے گا کہ ہم آپ علیحدہ ہیں جموں و کشمیر میں فوج بھیج دیجئے - کیا فوج بھیجنا جموں و کشمیر کا ڈیفنس کرنا شیخ

بلکے پر اس طرح سے یہ بھی حقیقت ہے کہ جموں و کشمیر اور ہندوستان ایک ہیں -

شہ عبداللہ چاہتے ہیں کہ مذہبی پیشوا بنیں - قران میں لکھا ہوا ہے کہ محمد صاحب کے بعد مسلمانوں کا دوسرا پیغمبر نہیں ہو سکتا - مجھے افسوس ہے کہ شیخ عبداللہ کا پالیٹکس سے واسطہ نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس قسم کا شیخ عبداللہ کا اٹیچوڈ رہا اُسے دیکھتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا کو فرم رہنا چاہئے - اس سے پہلے کوئی سازش پکڑی ہے اس سے پہلے کہ چین اور پاکستان کو موقعہ ملتا ہے ہماری ٹورسٹ انڈسٹری کو ڈسٹرب کرنے کا - مجھے ایک ڈرائیور کہتا تھا کہ میں سیاح لے جانا چاہتا ہوں مگر میں نے سنا ہے کہ کشمیر میں بدامنی ہے - میں نے کہا بھائی کوئی بدامنی نہیں ہے - صادق صاحب نے کرن تقریر کی ہے گلمرگ میں اور قاسم نے تقریر کی ہے مختلف سبرس میں - وہاں بالکل پیس ہے - لوگ اب دھیان نہیں دیتے ہیں شیخ عبداللہ کے اوپر - وہ سمجھتے ہیں کہ کاروبار رک جاتا ہے - بد امنی موت ہے جیسے جینے کے لئے پانی کی ضرورت ہے ویسے کاروبار کے لئے روزگار کے لئے امن کی ضرورت ہے - جموں و کشمیر کے لئے امن چاہئے - جموں و کشمیر کے لوگ سیکولرزم کے راستے پر ہیں - جموں اور انہوں نے ریٹیفائی کیا - اب وہ کیا چاہتے ہیں ؟ وہ پاکستان کو بھی پریشان کرنا چاہتے ہیں ہندوستان کو بھی پریشان کرنا چاہتے ہیں - دوستی کے ناتے ہندوستان کے پارلیمنٹ کے ممبروں نے جمہوریت کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے دستخط کئے اور ڈیموکریسی کو فالو کرنے ہوئے شیخ عبداللہ کو چھڑوا دیا - اگر ہم آج دیکھتے ہیں کہ شیخ عبداللہ سازش میں حصہ لیتے ہیں شیخ عبداللہ گوریلا کو شہ دیتے ہیں آج شیخ عبداللہ دھوکا دینا چاہتے ہیں تو وہ پارلیمنٹ ممبر بھی آج شرمندہ ہونگے - ان پر آج آواز کسی جائے گی کہ کیا وہ امریکن ایجنٹ ہیں چین کے ایجنٹ ہیں کیا وہ روس کے ایجنٹ ہیں لیکن بات یہ ہے کہ ہندوستان میں لبرل اٹیچوڈ ہے ڈیموکریسی ہے جسکے آئینہ دار صادق صاحب نے محض لیبریلزم کو پھیلانے کے لئے اس کو آزادی دے دی - مگر ایک کشمیر رشہری کی حیثیت سے ان کی ڈیوٹی بھی ہے کہ ایسی کوئی حرکت نہ کریں جس سے بر اعظم میں آگ لگ جائے - میں کہنا چاہتا ہوں کہ شیخ عبداللہ آگ کے ساتھ کھیل رہے ہیں - شیخ عبداللہ کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہندوستان اور کشمیر کا رشتہ بندھ چکا ہے - پاکستان علیحدہ بن گیا - جس طرح پاکستان حقیقت ہے ہم انگلی نہیں اُٹھاتے ہیں پاکستان کے

[شری سید حسین]

و کشمیر کے لوگ بد امنی یا شرارت پسند نہیں کرتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ پھر چین اور پاکستان یہ سمجھیں کہ شیخ عبداللہ ان کو مدد کر سکتے ہیں تو میں جناب کی وساطت سے اس ہاؤس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان اپنی سدھ لے پاکستان اپنے لوگوں کی فکر کرے وہ لا مذہب چین کے ساتھ مل کر سازش کرتا ہے - میں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کشمیریوں کو پریشان نہ کرے ہندوستانیوں کو پریشان نہ کرے - میں آپ کی وساطت سے ہندوستانی قوم سے یہ درخواست کروں گا کہ جس مصمم ارادے سے وہ سیکولرزم کو ڈیموکریسی کو اور ہندوستان کی عظمت کو انیٹیگریٹی کو بچانے کے لئے ہر وقت تیار رہی میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس طرح ہم سارے جموں و کشمیر کے لوگ ہندوستان کے لوگ پھر تیار رہیں گے اگر کسی قسم کی شرارت دوسری طرف سے ہو -

†[श्री सैयद हुसैन (जम्मू और काश्मीर): मिस्टर वाइस चेयरमेन, मैं इस हाउस में जनाब की वसातत से मफरूजात पेश करता हूं। यह कवानीन रियासत में एप्लाई होने चाहिएं। हम 1947 से अजीम हिन्दुस्तान का हिस्सा बने है, मेरा मतलब है जम्मू काश्मीर के लोग। 1947 में एक जबरदस्त हमला हुआ और इस हमले में शेख मुहम्मद अब्दुल्ला जो इस वक्त नेशनल कांफ्रेंस की एक ही पार्टी रियासत मे थी और कांग्रेस जमायत की लाइक माइंडिड थी, उसके कायद की हसीयत से जब तक वह यहां न आए तब तक पडित जी ने नहीं माना और तब तक फोर्सिस वहां नहीं पहुंची अगरचे महाराजा हरि सिंह यहां आए थे और उन्होंने फोर्सिस को वहां मदद के लिए दावत दी थी। -वह शेख अब्दुल्ला जो उस वक्त टू नेशन थ्यूरी के खिलाफ थे वह शेख अब्दुल्ला जो पाकिस्तान के हमले को हमला करार देते थे, जिन्होंने सिक्यूरिटी कौंसिल में जाकर यह कहा कि हम उनके साथ बात नहीं करेंगे जब तक कि वह अक्यूपाइड टेरिटरी काश्मीर की, जो उन्होंने कब्जे में रखी है, वापस नहीं करते है, वह शेख अब्दुल्ला 1953 से मुकर गये, अपने रास्ते से भटक गए और एक फसट्रेटिड सूरत में उन्होंने कई बार गलत बयानात दिए।

रीसेंटली शेख अब्दुल्ला दिल्ली आए थे और दिल्ली आने तक उन्होंने यह कहा कि वह हिन्दुस्तान की दोस्ती पाकिस्तान की दोस्ती के इलमबरदार बन रहे है और वह एमिटी चाहते है, वह ताशकन्द एग्रीमेंट पर अमल करना चाहते है। लेकिन अफसोस से कहना पड़ता है कि जब से वह यहां से वापिस चले गए हैं उनका टोन बदल गया है और उन्होंने काश्मीर के मायानाज सपूत जी० एम० सादिक को गद्दार तक कहा है। वह जी० एम० सादिक, जिन्होंने इस मुस्लिम कांफ्रेन्स को तब्दील किया, जो महज एक कम्युनिटी के हक के लिए लड़ती थी, उसमें हिन्दू, मुस्लिम, सिख और तमाम फिरकों को सहूलियत नहीं थी, उसको चेंज करने में जी० एम० सादिक ने सदारत की थी। इसके अलावा जी० एम० सादिक की सदारत में कान्स्टीचूऐंट असेम्बली बनी और इस जी० एम० सादिक ने अपना रास्ता कभी नहीं छोड़ा। शेख मुहम्मद अब्दुल्ला और अफजल बेग को छोड़ कर वह सारी जमायत जो नेशनल कांफ्रेस में थी वह आज कांग्रेस में हैं और आज कांग्रेस का रूल काश्मीर में है। जिस वक्त पाकिस्तान ने रीसेंटली हमला किया था उस

† [ ] Hindi transliteration.

वक्त भी कांग्रेस की जमायत मुकाबले में थी। जिस कांग्रेस और नेशनल कांफ्रेस के कारकुन मिस्टर शेरवानी की तरह कुर्बानियां दे कर तवारीख में नाम छोड़ गये हैं। मैं यहां यह अर्ज किए देता हूं कि 1938 से 1953 तक जो जमायत अलहदगी के रुझान रखती थी, उन्होंने आईन के लिहाज से, कवानीन लिहाज से बाकी कौम के साथ चलने मे रुकावटें रखी थी, लेकिन हम जम्मू और काश्मीर के लोग और हिन्दुस्तान के लोग आज यह देखते हैं कि अगर काश्मीर में कोई कत्ल होता है और अगर काश्मीर में हाई कोर्ट एक आदमी को, एक कातिल को सजा देती है और अगर वह साबित करना चाहे कि वह कातिल नहीं है तो तो पहले उसको सुप्रीम कोर्ट में जाने के लिए कोई गुंजाइश नहीं थी, लेकिन आज के जम्मू और काश्मीर के लोग इस पर खुश हैं कि उनको फांसी चढ़ने से बचने के लिए और भी एक जगह है और वह हिन्दुस्तान की अजीम अदलिया सुप्रीम कोर्ट है।

1947 से 1953 तक हमने जो एलेक्शन लड़ा उसमें भी कोई पार्टी हमारे मुकाबले में नहीं थी। आज सूरत यह है कि वहां एलेक्शन कमिशनर आफ इंडिया की निगरानी में एलेक्शन लड़ते हैं और मुकाबले की पार्टियां जैसे जनसंघ, कम्युनिस्ट, इंडिपेंडेंट, नेशनल कांफ्रेस, स्वतन्त्र पार्टी के कैंडिडेट मैदान में उतरना चाहते हैं और उतरे भी हैं। आज तो मुख्तलिफ पार्टियां हैं एसेम्बली में, इसके अलावा आडीटर जनरल का जूरिस्डिक्शन, दायरा अमल, जो जम्मू काश्मीर में नहीं था, उसको भी वहां लाया गया है और उसको एप्रीशियेट किया गया हिन्दुस्तान में और काश्मीर में।

यहां हवाला दिया गया आर्टिकल 370 का। मैं यहां इस पर इतना अर्ज करूंगा कि यह एक इनेबलिंग सेक्शन है। इसके जरिये से हम तमाम लाज जम्मू काश्मीर पर एप्लाई करते हैं और यह इनेबलिंग सेक्शन जो है यह ब्रिज है, जिस पुल से तमाम कवानीन पहुंचते हैं जम्मू और काश्मीर में, जिसके जरिए जम्मू काश्मीर स्टेट इंडियन यूनियन टेरिटरी में शामिल हुई है। इस आर्टिकल 370 के सिलसिले में जब पहले शोर हुआ था तो उस वक्त सादिक साहिब ने और वहां के जोमां ने यह कहा था कि उसको उड़ाना चाहिए और हमें आज भी कोई एतराज नहीं है, मगर जो लाज जानते हैं, जो कांस्टीट्यूशन मेकर हैं वे समझते हैं कि आखिर यह सेक्शन है *क्या। और क्या यह डैट्रीमेंटल है या फायदे मंद* है। यहां कहा गया कि जम्मू और काश्मीर में प्रेजीडेंट जमीन नहीं खरीद सकता है। मैं इस पर इतनी ही गुजारिश करूंगा कि जम्मू काश्मीर के लोग बहुत बेकवर्ड थे, बहुत गरीब थे और जम्मू व काश्मीर में एग्रीकल्चरल लैण्ड बहुत कम है और ऐसी जमीनें जो रूरल एरियाज में हैं, अगर वहां श्रीनगर के लोग या किसी शहर में रहने वाला कोई अमीर आदमी चाहे तो वह जा सकता है और पैसे खर्च करके काश्तकारों से जमीनें ले सकता है और इससे काश्तकार बे जरायत बन सकते हैं। ऐसी सूरत में एक किस्म की रुकावट डाली गई है कि बड़े लोग जो हैं, अमीर जो हैं, सरमायादार लोग जो हैं, वे वहां के किसानों से जमीनें छीन न लें।

बावजूद इस बात के जिन लोगों को मकान बनाने के लिए जमीन की जरूरत होती है, उनको गवर्नमेंट जम्मू काश्मीर परमीशन दे कर जमीन देती है और वह मकान बनाते हैं।

इसके अलावा काश्मीर टूरिस्ट एट्रेक्शन की जगह है वहाँ ऐसे ऐसे मकामात हैं, जहाँ मुगलों के वक्त, मकान बनाने की इजाजत नहीं है, इसमें यही सेंस था कि वह बागात जमीन और पहलगाम जैसे सेहत-अफजा मकाम, गुलमर्ग जैसे सेहत अफजा मकामात वर्ल्ड को एट्रेक्ट करने के लिए महफूज रहें। हिन्दुस्तान के सरमयादारों

[श्री सैयद हुसैन]

की आँख इसलिए उठती है कि चश्मे-शाही खरीदें, निशात गार्डन को खरीदें, वह गलत है । इससे तो हिन्दुस्तान की कौम को नुकसान हो सकता है; क्योंकि फिर टूरिस्ट नहीं आ सकते ।

यहाँ पर कहा गया कि खुराक के बारे में सबसिडी दी जाती हैं । मैं निहात अदब से, नर्मी से और मतानत से अर्ज करूंगा कि जम्मू व काश्मीर गवर्नमेंट अपने फंड से इसको मीट करती है, सेन्ट्रल गवर्नमेंट अपने फण्ड से सबसिडी खुराक के लिए नहीं देती ।

जो कवानीन, लेबर लाज, कम्पनीज और ट्रांस्पोर्ट के बारे में, जो कवानीन बनाए जाते हैं, वे एक शेल्टर हैं, गारन्टी हैं कॉस्टीट्यूशनल गॉरंटी है और हम जम्मू व काश्मीर के लोग इससे महरूम रहना नहीं चाहते और खुशआमदीद हम चाहते हैं कि ऐसे कवानीन हमारे यहाँ आएं ।

इसके अलावा में समझता हूं कि जम्मू व काश्मीर और हिन्दुस्तान एक हैं । मैं समझता हूं कि दुश्मन की आंखें 1947 से ले कर काश्मीर को हिन्दुस्तान समझती हैं, वह अलहदा नहीं समझती हैं । चीन काश्मीर को अलहदा नहीं समझता है, पाकिस्तान काश्मीर को अलहदा नहीं समझता हैं । जब उन्होंने काश्मीर पर हमला करना चाहा, तो दिल्ली पर भी हमला करना चाहा, अमृतसर पर भी हमला करना चाहा । इस तरह दुश्मन की नजर में भी काश्मीर और हिन्दुस्तान अलग नहीं हैं । अगर कोई ऐसा बात इशारतन कहता है, तो वह शह देता है चीन और पाकिस्तान को । तो मैं अर्ज करूंगा कि एसो सूरत में काश्मीर हिन्दुस्तान है और हिन्दुस्तान काश्मीर है ।

मैं तहसीन देता हूं उन जवानों को, जिन्होंने 1947 में और रीसेंटली हमले में अपनी जानें निछावर कीं । हिन्दुस्तान से जवान आए, पंजाब से आए, साउथ से आए, उन्होंने अपनी जानें कुर्बान कीं, जम्मू और काश्मीर की असमत बचाने के लिए, जम्मू और काश्मीर के लोगों को बचाने के लिए और हिन्दुस्तान की असमत को बचाने के लिए, क्योंकि जम्मू और काश्मीर का सेक्यूलेरिज्म एक ताज हैं, हिन्दुस्तान की अवाम के लिए, जिस ताज की ओर कोई नजर नहीं उठा सकता । मैं समझता हूं कि जम्मू और काश्मीर के लोग हैं, जिन्होंने सेक्यूलेरिज्म की मशाल जलाई 1947 में, उसे 1953 में कायम रखा और जब पाकिस्तान ने रिसेंट हमला किया । जब इंफिलट्रेशन किया, चोरी छिपे यहाँ घुसे, उस वक्त भी जम्मू व काश्मीर के मुसलमान उठ खड़े हुए सरबस्ता, उनको छिपने के लिए जगह नहीं दी, गलत फहमियां पैदा की गईं कि यह काश्मीरी हैं, लेकिन कोई काश्मीरी नहीं था । जब रिसेंट हमला हुआ तब भी पाकिस्तानियों को बाहर से भेज दिया, जब पकड़ कर उनसे इन्टैरोगेशन किया गया, तो उनकी स्कूनत, उनकी जबान बिलकुल काश्मीरी नहीं थी । मैं वसूक से कहता हूं कि शेरवानी और मास्टर अब्दुल अजीज काश्मीरी हैं । जिन लोगों ने गोलियां खाईं और जिन लोगों ने इंफिलट्रेटर को पकड़ा 1947 में और 1965 में, वे काश्मीरी थे । मैं आपकी वसातत से आज अर्ज करता हूं कि आज काश्मीरी कौम गर्दन ऊंची कर सकती है कि 1947 में भी सेक्युलर रही, 1953 में भी सेक्युलर रही और 1965 में भी सेक्युलर रही । जब 1947 में हिन्दुस्तान और पाकिस्तान के लोग छोटे-छोटे बच्चों की गर्दनें काट कर टोकरियों में मछली की तरह बचते थे, हिन्दुस्तान से पाकिस्तान और पाकिस्तान से हिन्दुस्तान, उस वक्त भी जम्मू व काश्मीर के लोगों ने गाँधी जी का बताया हुआ रास्ता, नेहरू जी का बताया हुआ रास्ता, अपनी जान से भी ज्यादा प्यारा समझा, उसकी

हिफाजत की और आज हिन्दुस्तान के साथ-साथ काश्मीर के साथ-साथ तमाम जो लोग हैं, फ्यूयर जेनरेशन हैं, वह हमारी तवारीख याद रखेगी। अज पाकिस्तान और चायना जुरायत नहीं करते कि हमला कर सकें, साजिश के तौर पर करते हों और पीठ पीछे करते हों, गोरिल्ला की साजिश कर सकते हैं, लेकिन उनको जुरायत नहीं है; क्योंकि 45 करोड़ हिन्दुस्तान के अवाम काश्मीरियों का साथ देते रहे और काश्मीरियों का साथ देंगें, और काश्मीरी लोग एहसानमंद हैं हिन्दुस्तान की कौम के क्योंकि हिन्दुस्तान की कौम मुसीबत के वक्त काम आई। क्या शेख अब्दुल्ला भूल गए कि जिस वक्त वह यहां आए, 1947 में, उन्होंने कहा कि वहां हमला आवर सोना समझकर समावार के दस्ते लेते और अवाम को सता रहे हैं, अवाम पर जुल्म ढा रहे है। शेख अब्दुल्ला क्या भूल गए कि उन्होंने पंडित जी के पास आकर कहा था कि पंडित जी हम और आप एक हैं। कोई नहीं कहेगा कि हम आप अलहदा हैं, जम्मू व काश्मीर में फौज भेज दीजिए। क्या फौज भेजना, जम्मू व काश्मीर का डिफेंस करना शेख अब्दुल्ला भूल गए। डिफेंस किसने किया था, किस लिए किया था? शेख अब्दुल्ला को अब परेशान नहीं होना चाहिए। शेख अब्दल्ला पोलिटीकल लीडर नहीं हैं, अवाम की नजरों में नहीं हैं। वह आज मस्जिदों में जाते हैं, मुसलमानों का एक तरीका है, कुरान में एक लफज लिखा है कि जब कुरान पढ़ना चाहिए तो चुप रहना चाहिए ताकि God's blessings will be showered on you. लेकिन जब वह दरगाह शरीफ हजरत बल गए, तो उन्होंने लोगों से कहा सादिक गद्दार है। उन्होंने कहा तुम्हें हकूक के लिए लड़ना चाहिए। उन्होंने कांस्टीट्यूएंट एसेम्बली बुलाई थी। कांस्टीट्यूएंट एसेम्बली को तीन बातों का फैसला करना था। एक यह कि शखसी राज खत्म किया जाए और एक्जीक्यूटिव रूलर होना चाहिए और जैसे और रियासतों में है, वहां भी गवर्नर होना चाहिए। दूसरी बात जो लैण्ड है, वह लैण्ड स्टेट इबोलिशिंग ऐक्ट के मुताबिक बगैर कम्पनसेशन के जमीदारों को देना चाहिए। तीसरी बात यह थी कि हम कॉस्टीट्यूशन के मुताबिक जम्मू व काश्मीर का एक्शन रेटीफाई करें। कॉस्टीट्यूएन्ट एसेम्बली शेख अब्दल्ला ने बनाई और जो अवाम ने मैंनडेट दिया और जो मेम्बर रिटर्न हुए, वे कॉस्टीट्यूएंट एसेम्बली में बैठे मय शेख अब्दुल्ला और अफजल बेग के और उन्होंने रेटीफाई किया। अब वह क्या चाहते हैं? वे पाकिस्तान को भी परेशान करना चाहते हैं, हिन्दुस्तान को भी परेशान करना चाहते हैं। दोस्ती के नाते हिन्दुस्तान के पार्लियामेंट के मेम्बरों ने जम्हूरियत के असूलों को सामने रखते हुए दस्तखत किए और डेमाक्रेसी को फालों करने वाले शेख अब्दुल्ला को छुड़वा दिया? अगर हम आज देखते हैं कि शेख अब्दुल्ला साजिश में हिस्सा लेते हैं। शेख अब्दुल्ला गोरिलाज को शह देते हैं, आज शेख अदुल्ला धोखा देना चाहते हैं, तो वह पार्लियामेंट मेम्बर भी आज शरमिन्दा होंगे। उन पर आज अवाज कसी जाएगी कि क्या वह अमरीकन एजेंट हैं, चीन के एजेन्ट हैं, क्या वह रूस के एजेंट हैं, लेकिन बात यह है कि हिन्दुस्तान में लिबरल एटीट्यूड है, डेमोक्रेसी है जिसके आइनादार सादिक साहब ने महज लिबरलिज्म को फैलाने के लिए उसको आजादी दे दी। मगर एक काश्मीर के शहरी की हैसीयत से उनको ड्यूटी भी है कि ऐसी कोई हरकत न करें जिससे बर्रे आजिम में आग लग जाए। मैं कहना चाहता हूं कि शेख अब्दुल्ला आग के साथ खेल रहे हैं। शेख अब्दुल्ला को समझ लेना चाहिए कि हिन्दुस्तान और काश्मीर का रिशता बंध चुका है। पाकिस्तान अलहदा बन गया। जिस तरह पाकिस्तान हकीकत है, हम उंगली नही उठाते है पाकिस्तान के बनने पर, उसी तरह से यह भी हकीकत है कि जम्मू व काश्मीर और हिंदुस्तान एक हैं।

[श्री सयद हुसैन]

शेख अब्दुल्ला चाहते हैं कि मज़हबी पेशवा बनें । कुरान में लिखा हुआ है कि मुहम्मद साहब के बाद मुसलमानों का दूसरा पैगम्बर नहीं हो सकता । मुझे अफसोस है कि शेख अब्दुल्ला का पालिटिक्स से वास्ता नहीं है, मैं समझता हूं कि जिस किस्म का शेख अब्दुल्ला का एटिट्यूट रहा, उसे देखते हुए गवर्नमेंट आफ इण्डिया को फर्म रहना चाहिये । उससे पहले कि कोई साजिश पकती है, उससे पहले कि चीन और पाकिस्तान को मौका मिलता है हमारी टूरिस्ट इण्डस्ट्री को डिस्टर्ब करने का । मुझे एक ड्राइवर कहता था कि मैं सैयाह ले जाना चाहता हूं मगर मैंने सुना है कि काश्मीर में बद-अमनी है । मैंने कहा भाई कोई बद-अमनी नहीं है । सादिक साहब ने कड़ी तकरीर की है गुलमर्ग में, और कासिम ने तकरीर की है मुख्तलिफ सबर्स में । वहां बिलकुल पीस है । लोग अब ध्यान नहीं देते हैं शेख अब्दुल्ला के ऊपर । वह समझते हैं कि कोरोबार रूक जाता है । बद-अमनी मौत है जैसे जीने के लिये पानी की जरूरत है वैसे कारोबार के लिये रोज़गार के लिए अमन की जरूरत है । जम्मू व काश्मीर के लिये अमन चाहिये । जम्मू व काश्मीर के लोग सेक्यूलरिज्म के रास्ते पर हैं । जम्मू व काश्मीर के लोग बद-अमनी या शरारत पसन्द नहीं करते हैं । मैं समझता हूं कि फिर चीन और पाकिस्तान यह समझें कि शेख अब्दुल्ला उनकी मदद कर सकते हैं, तो मैं जनाब की वसातत से इस हाउस में यह कहना चाहता हूं कि पाकिस्तान अपनी सुध ले, पाकिस्तान अपने लोगों की फिक्र करे, वह लॉ मज़हब चीन के साथ मिल कर साजिश करता है । मैं कहना चाहता हूं कि वह काश्मीरियों को परेशान न करे, हिन्दुस्तानियों को परेशान न करे । मैं आपकी वसातत से हिन्दुस्तानी कौम से यह दरखवास्त करूंगा कि जिस मुसम्मम इरादे से वह सैक्युलरिज्म को, डेमोक्रेसी को और हिन्दस्तान की अजमत को, इंटीग्रेटी को बचाने के लिये हर वक्त तैयार रही, मैं वायदा करता हूं कि इसी तरह हम सारे जम्मू व काश्मीर के लोग, हिन्दुस्तान के लोग फिर तैयार रहेंगे, अगर किसी किस्म की शरारत दूसरी तरफ से हो ।

श्री राजनारायण (उत्तर प्रदेश) : श्रीमन्, काश्मीर के प्रश्न पर विचार करने के लिये हम इस सदन में प्रस्तुत है तो मैं यह समझ नहीं पा रहा हूं कि यह सरकार पारी पारी से यह क्यों करती है । मैं समझने की कोशिश कर रहा था । कुछ कानून एक बार लागू कर दिया फिर कुछ कठिनाइयां आई, तो फिर कुछ कानून जो बचा था उसको लागू कर दिया, अगर यही बात है तो सीधे सीधे उसको आर्टिकिल 370 में सशोधन करने में क्या डिफिकल्टी है । मैं आज भी चाहता था कि वह हमको बता दें । लेकिन सरकार की तरफ से कोई सफाई आती नहीं और इस तरह से सारा मसला उलझता चला जा रहा है । देखा जाय कि कहीं कच्छ, कहीं काश्मीर, कहीं कुछ, यह देश क्या है । घर मंत्री तो मुझे दिखाई नही पड़ रहे हैं ।

उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान) : यहां शुक्ल जी तो मौजूद हैं ।

श्री जयसुख लाल हाथी : मैं हूं ।

उपसभाध्यक्ष (**श्री अकबर अली खान**) : लीडर आफ दि हाउस भी है ।

श्री राजनारायण : हाथी जी, आप तो "सर्वे जना हस्तिपदानि भग्ने" हैं, हम आपकी उपस्थिति को कभी नज़रंदाज़ नहीं कर सकते ।

उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान) : वह भी हैं, शुक्ल जी भी हैं ।

श्री राजनारायण : यों ही कह दिया था ।

उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान) : लेकिन आपके 10 मिनट हैं, इस वास्ते कि और बोलने वाले हैं । दो मिनट आपके हो गये ।

श्री राजनारायण : महज 10 मिनट।

श्रीमन्, इसलिये हम आज काश्मीर पर एक दूसरा नुक्तेनज़र पेश करना चाहते है। देखिये, हम चाहते है कि सवाल हमेशा के लिये हल हो; क्योंकि अभी हमारे एक नये मित्र जो काश्मीर से आये है, उन्होंने शेख अब्दुल्ला, शेख अब्दुल्ला, का बार-बार नाम लिया और हमने आज सुबह भी एक सवाल के रूप में जानना चाहा था कि जो पाकिस्तान और चीन में चटगांव में एक बेस बनाने का समझौता हुआ है वह क्या है। आखिर देश की जनता को विकास की ओर ले जाने के लिये जो यहा का खजाना है, उसको कभी ला ा पायेंगे या अनावश्यक ढंग से इस मुल्क का बटवारा करके करीब 10 या 12 अरब रुपया हर साल हमारा इस तरह से बर्बाद होता रहेगा। मूल सवाल आज यह है। इसको दूसरे ढंग से भी सोचें। क्या भारत और पाकिस्तान का जब तक कोई एक लूज़ फेडरेशन कहिये, ढीला महासंघ कहिये, महासंघ कहिये, एकीकरण कहिये, या जो मुल्क के दो टुकड़े हो गये हैं, इनका एकीकरण नही होगा, एकीकरण करने की ओर नही बढ़ेंगे, तब तक यह सवाल इसी शक्ल मेंखड़ा रहेगा और क्या यहां के जो गरीब है वह मरते रहेंगे, जो धनी हैं, सरमायेदार है, दौलतमंद है, उनको तो कोई परेशानी नही है, चाहे भारत में रहें, काश्मीर में रहें, अमेरिका मे रहें, इंग्लैंड में रहें, कही रहें, परेशानी मूल में हैं मेहनतकश की, जो कि दौलत पैदा करता है, जांगर लगाता है, खून-पसीना बहाता है, मगर उसको पेट भरने को नही मिल पा रहा है, उसको शरीर पर कपड़ा नही है, ऐसी स्थिति, वाइस चेयरमैन साहब, आप बराबर देखते रहेंगे, चले जाओ बिहार की तरफ, आपको देखने को मिल जायेगी। तो यह सवाल कब तक रहेगा।

इसलिये मैं बहुत ही परेशानी के साथ यह कहना चाहता हूं कि सरकार अपना दिमाग साफ करे, अच्छी तरह से सफाई करे कि सरकार चाहती क्या है। इस सरकार का दिमाग हमको, श्रीमन्, ऐसा लगता है कि साफ नही है और इसके दिमाग के साफ न होने से सारी परेशानी है। जब कोई एक सवाल खड़ा हो जायगा तो उस एक सवाल के बारे में एक नुक्ता तलाश लेंगे और उसको तलाशने में चाहे जितनी भी परेशानी हो जाय, चाहे जनता को जितनी भी मुसीबत उठानी पड़े, उसके लिये इसको कोई चिन्ता नही है।

क्या हम सब लोग ईमानदारी के साथ आज इस बात को नही महसूस कर रहे है कि जिस मकसद को हासिल करने के लिये इस मुल्क का दो टुकड़ा हुआ, वह मकसद हासिल नहीं हुआ। यही कहा गया कि अगर मुल्क का बंटवारा नही होता तो ये हिन्दु-मुस्लिम दंगे फसाद कायम रहते, ये खत्म नहीं होंगे। मुल्क का बंटवारा हो गया साढ़े सात लाख लोगों की जान मुल्क का बटवारा होने के बाद गई, गाँधी की हत्या हुई, सारी बातें हुई है, मगर हिन्दू और मुसलमान का सवाल अपनी जगह खडा हुआ है, वह साम्प्रदायिक तनाव एक न एक शक्ल में आता रहता है। तो जिस मकसद को हासिल करने के लिये मुल्क बांटा गया जब वह मकसद हासिल नहीं हुआ, स्थिति बिगड़ती ही गई, तो आखिर मुल्क का बंटवारा क्यों? तो मैं अपने मित्र, नौजवान वर मंत्री को यह अदब के साथ अर्ज करना चाहूंगा कि वह अब भी काश्मीर के सवाल को, भारत और पाकिस्तान के सवाल को हल करने के लिये बुनियादी तौर से, 14-15 जून, 1947 ई० के ए० आई० सी० सी० के दिल्ली प्रस्ताव को देखें। दिल्ली प्रस्ताव में, श्रीमन्, स.फ तौर पर कही गई है। पहली बात कि कांग्रेस ने अपने जन्मकाल से एक संयुक्त हिन्दुस्तान का सपना देखा है, उसको हासिल करने के लिये लाखों नर-नारियों ने कष्ट झेला है। हम उसी के शब्द याद कर के कह रहे है। एक वाक्य यह है। वह संयुक्त आजाद हिन्दुस्तान है या नही। बाद में यह कहा है कि जो सपना हमने देखा

[श्री राजनारायण]

है उसकी बुनियाद को दुनिया की कोई ताकत बदल नहीं सकती, हाँ, इस समय मौजूदा हालात में कुछ हिस्से हमसे अलग हो सकते हैं और 3 जून के प्रस्ताव को अमल में लाया जाय । यह दूसरी बात है । आखिर में कहा गया—मगर ए० आई० सी० सी० को पूरा यकीन है कि मौजूदा जोश ठंडा हो जाने पर दो राष्ट्र का सिद्धान्त निर्मूल सिद्ध होगा, यानी जो दो राष्ट्र आज हो गये–भारत और पाकिस्तान की शक्ल में ये फिर एक होंगे। यह ए० आई० सी० सी० का 14-15 जून, 1947 ई० का दिल्ली का प्रस्ताव है। श्री अजित प्रसाद जी जैन यहां हैं वह इसको बतलायेंगे ।

श्री ए० पी० जैन (उत्तर प्रदेश) : अब हिस्ट्री मे क्यों जा रहे हैं, मौजूदा बात बोलिये ।

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): We are dealining with the Central Laws (Extension to Jammu and Kashmir) Bill.

श्री राजनारायण: फायदा क्या ।

उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान): बहरहाल इस वक्त जो बिल है उस पर बोलिये :

श्री राजनारायण : उस पर आऊंगा ।

उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान) : आयेंगे क्या । फौरन आइये ।

श्री राजनारायण : फौरन आयेंगे । बिल यह रखा है । लेकिन हम इस किताब से पढ़ रहे हैं । यह कच्छ-सिंध बार्डर का सवाल है । यह प्राइम मिनिस्टर श्री लाल बहादुर शास्त्री का एक स्टेटमेंट है उसको मैं पढ़े देता हूं । माननीय लाल बहादुर शास्त्री ने 28 अप्रैल को लोक सभा में यह मूव किया और 3 मई 1965 ई० को राज्य सभा में मूव किया जिसमें उन्होंने श्री भुट्टो पाकिस्तान के फारेन मिनिस्टर ने 15 अप्रैल को जो बयान किया इस बारे में बताया है । वह क्या है । यह इनवर्टेड कामा में श्री भुट्टो का बयान है ।

"It must be remembered that the central fact is that this is a dispute over territory which lies roughly north of the 24th parallel."

"The dispute has arisen not because the boundary is undemarcated, but because the disputed territory is in India's adverse possession."

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): At present we are not concerned with this.

श्री राजनारायण : यह प्रासंगिक है, रेलेवेंट है ।

We are everywhere concerned with this. How can you say we are not concerned?

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): We are concerned with the Bill only.

THE LEADER OF THE HOUSE (SHRI JAISUKHLAL HATHI): If he wants to say anything, he can say within 10 minutes whatever he likes.

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): All right, two minutes more.

श्री राजनारायण : श्रीमन्, अगर यह रेलेवेंट नही है तो हमारा रहना रेलेवेंट नही है । अगर यह रेलेवेंट नही तो हाथी जी और शुक्ल जी का रहना ही रेलेवेंट नही है । यह सारा मसला काश्मीर का उठा क्यों । काश्मीर का मसला इसीलिये उठता है कि आज भारत और पाकिस्तान दो अभियुक्त के रूप में खड़े हैं ।

SHRI JAISUKHLAL HATHI: The question is whether this Act should be applied there.

श्री राजनारायण : जिस मकसद को हासिल करने के लिये संशोधन के रूप में यह विधेयक लाया गया है क्या इससे वह मकसद हासिल होगा ? मैं इसलिये कह रहा हूं, श्रीमन्, आपकी खिदमत में नजीरें पेश कर रहा हूं कि यह जो विधेयक है अधि-नियम के रूप में जब आ जायेगा तो भी वह सवाल अपनी जगह कायम रहेगा । जैसा कि देखा जाय, मैं इसकी नजीर दे रहा हूं थोड़े में । थोड़ा सा पढ़ कर सुना देता हूं, हाथी साहब को जो कि भुट्टो साहब ने कहा :

"The dispute has arisen not because the boundary is undemarcated but because the disputed territory is in India's adverse possession.".

भुट्टो ने कहा कि हमारा डिमारकेशन है, मगर यह झगड़ा इसलिये खड़ा है कि वह टेरीटरी इंडिया के एड्वर्स पजेशन में है । अब देखिये श्री लाल बहादुर क्या कहते हैं :

"This is what he has said. In other words, Pakistan has chosen to mount an armed attack on territory on which Pakistan has never exercise possession and over which Pakistan in fact admits India's possession. Pakistan stands self-condemned".

आज भारतवर्ष की इस सरकार ने जो पोजिशन कि श्री लालबहादुर ने सन् 1965 में लिया उसको बिलकुल उलट दिया है । जो एफीडेविट वहां दाखिल हुआ इसके विपरीत हुआ ।

(*Time bell rings.*)

उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान) : आपका टाइम खत्म हो गया ।

THE MINISTER OF STATE IN THE MINISTRY OF HOME AFFAIRS (SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA): On a point of order. If this kind of thing is allowed, there would be no end to any debate. We are discussing the extension of the Central laws to Jammu and Kashmir. He is raising an issue regarding arbitration, and the Kutch Award, the validity or otherwise of it. You have to see whether it is being done within the ambit of the matter under discussion or whether it is right. With all humbleness, I would request you to give your ruling whether this is permissible in this House or not.

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): Have you finished?

SHRI RAJNARAIN: I have not.

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): I do think that the point of Mr. Shukla is quite relevant. I direct that you should deal with this matter in this way.

श्री राजनारायण : मैं आपसे एक अर्ज करूंगा कि अगर शुक्ल जी का पोईन्ट उठेगा उसको आप इस तरह से पौइन्ट आफ आर्डर मानेंगे तो सदन चल ही नहीं सकेगा । बहर-हाल हमको बोलने तो दीजिए ।

وائس چیرمین (شری اکبر علی خان) : - تو آپ کا بھی ٹائم ہو گیا بیٹھ جائیے -

†[**उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान)**: तो आपका भी टाइम हो गया । बैठ जाइये ।]

श्री राजनारायण : मेरा टाइम तो तब होगा जब कांग्रेस खत्म हो चुकेगी ।

وائس چیرمین (شری اکبر علی خان) : اس بل پر آپ کا ٹائم ختم ہو گیا -

†[**उपसभाध्यक्ष (श्री अकबर अली खान)** : इस बिल पर आपका टाइम खत्म हो गया ।]

† [ ] Hindi transliteration.

श्री राजनारायण दो, चार, दस, मिनट चलने दीजिए बिना इंट्रप्शन ।

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): Some Kashmiri friends want to speak. I will call Mr. Untoo. How many minutes you want?

SHRI RAJNARAIN: One hour. कश्मीरी फ्रेंड्स नहीं चौपट कर देंगे ।

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): I cannot allow.

श्री राजनारायण : कल हाऊस चले । (*Interruptions.*) नहीं कैसे । आपके कहने से नहीं, हाऊस जिस तरह से हाथी जी चाहें उस तरह से नही चलेगा । हमको बोलने दीजिये और अगर कहीं बीच मे इन्ट्रेप्शन होंगे तो हम और तरीका अख्तियार करेंगे ।

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): I quite appreciate that we have to take into consideration the representation and the feelings of all concerned but my request is, you must have regard for the other Members who want to speak, to the time allotted for this purpose and for the dignity of the House. In view of that, I would request you to finish and I will give you five minutes more exactly and within that I would request you to finish and be relevant.

श्री राजनारायण : मैं एक निवेदन करना चाहता हूं । आपकी व्यवस्था पर मैं कुछ नही कहना चाहता, मगर जितना हम बोलते हैं उससे ज्यादा आप खुद बोलते हैं । जितना समय हमने नही लिया उससे ज्यादा समय चेयर ने ले लिया, और आप खूब मजे मे जानते हैं, चेयर को कब बोलना चाहिये । चेयर को बीच बीच में इन्ट्रप्ट नहा करना चाहिये । हम आपसे बार बार अदब के साथ रिक्वेस्ट कर रहे हैं ।

तो मैं यह कह रहा हू कि यह रिगमरोड़ है और इस रिगरोड़ से देश का नुकसान हो रहा है, सदन का नुकसान हो रहा है, समय का अपव्यय हो रहा है । अगर समय ही बचाना है तो क्यों नही इस 370 अनुच्छेद को सरकार बदल देती । जब सरकार पीस मील में एक एक दो दो तीन-तीन संशोधन करके और सदन का समय नष्ट करके कानून को काश्मीर में लागू कर रही है तो उसका फायदा क्या है । जैसे मैं एक सवाल पूछता हूं : अगर सरकार प्रेसीडेन्ट के नाम पर वहां सरकारी काम के लिये जमीन खरीदना चाहती है और वहा की सरकार ने रोक दिया, तो क्या यह लौज बन जायेंगे, तो प्रेसीडेंट अपने नाम पर वहां जमीन खरीद पायेगा । हम को घर मंत्री कहता है नही, वह तो दूसरा सवाल है । फिर हम वही के वही रह गये । काश्मीर बराबर अपने स्पेशल स्टेटस को बरकरार रखेगा । इसलिये हम कहते हैं देश की जनता के लिये, इस सरकार को सद्बुद्धि और अकल आए कि सरकार एक साथ काश्मीर के मसले को लेकर आगे बढ़े और जो अनुच्छेद 370 हमारे संविधान मे है, उसको हटाए । हमारे मेम्बर जो काश्मीर से आए है, उन्होंने जो रेफर किया है, हमको पूरा इक है । उनकी बातों को सुनने के बाद, कि उनकी बातों का जवाब दे । इसलिये मे मैं बोल रहा हूं । ऐसा नही हो सकता कि जो काश्मीर से आए वह जैसा भी बोल जाये ।

काश्मीर का सवाल शेख अब्दुल्ला नही बिगाड़ रहे है, काश्मीर के सवाल को राजनारायण या भूपेश गुप्त नही बिगाड़ रहे है, काश्मीर के सवाल को अगर कोई बिगाड़ रहा है तो श्री जवाहरलाल नेहरू ने बिगाड़ा, श्रीमती इन्दिरा नेहरू गांधी और चव्हाण बिगाड़ रहे है और यह बिगाड़ते रहेंगे जब तक उनकी बुद्धि ठीक नही होगी, अक्ल ठीक नही होगी ।

श्रीमन्, पढ़ा जाये पूरा का पूरा चैप्टर। श्री जवाहरलाल नेहरू का खत जो उन्होंने गुलाम मोहम्मद (बख्शी) को लिखा शेख अब्दुल्ला की गिरफ्तारी के बारे में उसकी भी जानकारी हमको है, हमारे पास वह खत है। सच्चाई को छिपाना, सच्चाई पर परदा डालना, अगर इससे कोई चाहे काश्मीर का सवाल हल हो तो वह हल नहीं होगा। (*Time bell rings*) तो हल क्या है। जो हमने शेख अब्दुल्ला को कहा वही हम अपने मित्रों को बताना चाहते हैं . .

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): You said about Confederation.

SHRI SYED HUSAIN: May I know whether the hon. Member has got the copy of the letter and whether the copy is lying with the Member--the correspondence between Pandit Jawaharlal Nehru and Bakshi Ghulam Mohammad? If he has a copy of that will he mention the date of the letter and the contents of that letter?

श्री राजनारायण : जब वह कहेंगे तो हम बतायेंगे। मेरे लायक दोस्त ने सवाल पूछा है। आप ऐसे हो जो कुछ कह नहीं सकते हो मारे डर के। उसको हम कह सकते हैं क्योंकि काश्मीर के लोगों की नजाकत खूब समझते हैं। सीधी सादी बात, हम पंडित जवाहरलाल जी के उस खत की भावना को नहीं मानते . . .

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI AKBAR ALI KHAN): You have finished. I cannot allow any more. I do not want your views. Mr. Nabiullah.

श्री राजनारायण: पार्लियामेन्टरी पद्धति है। एक सज्जन ने सवाल पूछा, मैं उसका जवाब न दूं तो वह अनचैलेन्ज्ड चली जाय।

तो आप हम को दो तीन मिनट धीरज से दीजिए, बोलिये मत। भारत और पाकिस्तान का फेडरेशन, इस के बारे में हम ने शेख अब्दुल्ला को अदब के साथ अर्ज किया। आजकल हम शेख अब्दुल्ला के बयानात पढ़ रहे हैं। उस में यह सही है कि कुछ अपने से थोड़ा विचलित हो रहे हैं, उन को विचलित होने की जरूरत नहीं है। अगर वह भारत और पाकिस्तान की दोस्ती चाहते हैं और चाहते हैं कि भारत और पाकिस्तान एक बने, उस के लिये काश्मीर का मसला बनाना चाहते हैं, तो दूसरे ढंग से इस मामले को सोचें। हमारा कहना है कि 15 अगस्त, 1947 की जो योजना चली जिस से भारत और पाक का बटवारा हुआ क्या उसी योजना की तरह में पख्तूनिस्तान नहीं है, क्या उसी योजना की तह में बिलोचिस्तान नहीं है, क्या उसी योजना की तह में आज जो आपकी सरकार चल रही है, चीन और पाकिस्तान की, पूर्वी पाकिस्तान और पश्चिमी बंगाल को दोनों को एक में मिला एक बंगाल रिपबलिक बनाने की साजिश चल रही है और लगातार इस मकसद को लेकर तमाम प्रकार के प्रयत्न हो रहे हैं, तो रोजाना इस तरह की खुराफातें हों, उस से अच्छा है कि पूर्वी पाकिस्तान भी, अफगानिस्तान भी, बिलोचिस्तान भी हों, उस स्थिति में हों, अगर ऐसा मान लेते हैं तो मैं चाहूंगा कि काश्मीर भी उस फेडेरेशन की इकाई के रूप में काम करे। हम को कोई एतराज नहीं है। यह हमेशा के लिये भारत की सरकार बार बार जो थोड़े थोड़े समय पर आकर काश्मीर में नये कानून पुराने कानून लागू करने की बात सोचती रहती है, उसको हमेशा हमेशा के लिये सेटल करने के लिये संविधान के 370 अनुच्छेद को हटाया जाय, उस में ऐसा परिवर्तन कर दें कि अब वह महत्वहीन हो गया है, जहां तक काश्मीर का सवाल है। जब तक ऐसा नहीं होगा तब तक यह मसला उठता ही रहेगा और हमारे मुल्क में खराबी आती रहेगी। इस तरह से जो शगूफे छोड़े जाते हैं, वे देश के वातावरण को अशुद्ध करते करते हैं, इसलिये मैं चाहता हूं कि बिलोचि-

[श्री राजनारायण]

स्तान, पख्तूनिस्तान, पश्चिमी और पूर्वी पाकिस्तान, काश्मीर और हिन्दुस्तान का एक फेडरेशन हो, एक इकाई बने। आज हम इस चीज़ के लिये तैयार हैं और शेख अब्दुल्ला भी इसे मान लें।

[THE DEPUTY CHAIRMAN in the Chair]

इसलिये मैं सरकार से कहना चाहता हूं कि इस तरह की बात सरकार की तरफ से आनी चाहिए और जो यह बिल लाया गया है, उस से सदन का समय नष्ट नहीं किया जाना चाहिए और न चेयर को ही हम कहने की आवश्यकता पड़े।

SHRI GULAM NABI UNTOO (Jammu and Kashmir): Madam Deputy Chairman, I rise to support this Bill. My submission on this Bill will be confined to three points. One is the constitutional implications and its obligations to the State of Jammu and Kashmir. The second point is the question of the State subject in the State of Jammu and Kashmir, and the third point is the constitutional obligations that may arise with the abrogation of article 370.

Madam, Yesterday and also today much confusion has been caused by the various speeches that have been made to the effect that the State of Jammu and Kashmir is not a part of the Union of India, that it is a separate entity and that it has a separate constitution. In this respect I would submit that the State of Jammu and Kashmir is an integral part of the Union of India and the Constitution of India applies to it with the same force as it applies to the rest of the country. Often, the controversial point is placed in this House as well as in the other House that the State has its own constitution and, therefore, it maintains its own entity. I would submit that the constitution which was framed by the Constituent Assembly is not a constitution as such; it has not declared it to be a sovereign State. The only intention that the constitution makers had at the time of the framing of that constitution was just to ratify the accession of the State to the Union of India, and it is a document of ratification, not a document of the constitution of Jammu and Kashmir. I quote the preamble of that Constitution:

> "We, the people of the State of Jammu and Kashmir, having solemnly resolved, in pursuance of the accession of this State to India which took place on the twenty-sixth day of October, 1947, to further define the existing relationship of the State with the Union of India as an integral part thereof," ***

Madam, my submission is that this document is only an evidence of the act of ratification by the State Constituent Assembly of the accession of the State of Jammu and Kashmir to the Union of India. It is not a constitution as such as we have the Constitution of the Union of India, which declares the Union to be a sovereign State. Therefore, any controversy or confusion that is being put before the people is simply to whip up the sentiments of the common man and to gain political popularity by saying that the Congress Government has given a special status and a special privilege to the State of Jammu and Kashmir and this has given it a special entity.

Madam, I would here quote section 3 of the Constitution of Jammu and Kashmir, which categorically states:

> "The State of Jammu and Kashmir is and shall be an integral part of the Union of India."

Not only this but to those people who say that our Constitution or our Parliament has no power to make

laws with regard to the State of Jammu and Kashmir, I would submit that this is what is contained in section 5 of the Constitution of Jammu and Kashmir:

> "The executive and legislative power of the State extends to all matters except those with respect to which Parliament has power to make laws for the State under the provisions of the Constitution of India."

Therefore, I submit in view of these sections that it is emphatically clear that Parliament is sovereign and supreme in the same way as it is with respect to other parts of the Union in framing laws. Hence, any such confusion, any such point, which is being raised, is irrelevant and baseless...

Now, a very controversial point that is always being put is that the residents of the State have a special status or a special privilege. What is that privilege and what is that status? I would submit, Madam, that it is not anything special that has been conferred upon the residents of the State by the Constitution of India. Only through article 370—when it was framed—the Constitution-makers thought it fit that, in view of the peculiar circumstances, social and economic, of the State, that particular privilege should continue till the people of the State deemed it fit to come forward and state, "Now we do not require it."

There is the State Subject Definition Notification. Here, Madam, I would trace the history of this State Subject Notification. As the House is aware, the State, being remotest in the Union of India, was being ruled by the then Maharaja and his grand fathers. And not only by the then Maharaja; it was being ruled also by several other monarchs, like the Sikhs, Moghuls and Pathans. Hence a peculiar situation developed in the State since 1889—the year when Maharaja Pratap Singh was installed the ruler. I would here submit that Jammu and Kashmir's special position, which is being made a point of privilege, continues from that time, from the year 1889. Here I would like to quote from "A History of Kashmir" by P. N. K. Bomzai, quote from page 643.

THE DEPUTY CHAIRMAN: The scope of the Bill is quite different. You are wanting to narrate history. There is very little time. There are other speakers also.

SHRI GULAM NABI UNTOO: The State Subject question has been dealt with in that book, and as it is relevant. I would like to quote a portion from page 643:

> "For, one of the first orders issued by the State Council on its installation in 1889 was to change the Court Language from Persian to Urdu. The sudden and ruthless change took the old State officials by surprise, and being dubbed as incompetent were thrown out of job."

Now this change from Persian to Urdu brought about a reaction there, and those people, particularly the Kashmiri pandits who were in service were thrown out of service because of the change from Persian to Urdu, and people from the Punjab, both Muslims and Hindus, were called in to serve the State. In this respect I would quote the same historian, from another page.

THE DEPUTY CHAIRMAN: Your time is getting over; the two minutes are getting over.

SHRI GULAM NABI UNTOO: Now I am quoting from page 645.

> "This agitation was mainly carried on by the Kashmiri pandits, who had originally suffered from the change-over from Persian to Urdu and whose main occupation was Government service*** But

[Shri Gulam Nabi Untoo]

the Muslim community still remained backward and the State did not take any active steps to encourage them to learn even the three R's."

Here I would submit that it was since 1889 that the agitation was going on in the State of Jammu and Kashmir that no outsider, particularly from the Punjab, who was in Government service in the State, should be allowed to continue in service, and this movement was being led by the Kashmiri pandits in the valley, and by Jammu Dogras in Jammu province. The result of it was that in 1927 the then Maharaja issued a proclamation on 20th April, 1927, known as the State Definition Notification in respect of the State of Jammu and Kashmir and it is in this Notification that it has been laid down that the residents of Jammu and Kashmir will enjoy certain special privileges, for instance that the State people will be having preferential right as far as the purchase of land for agricultural purposes is concerned, with reference to recruitment to the services, with regard to the purchase of land for house building and so on. Since 1927, this law has been there in Jammu and Kashmir and it continues to be so.

THE DEPUTY CHAIRMAN: That will do.

SHRI GULAM NABI UNTOO: It was only in 1950, when the Constitution of India was framed, that the Constitution-makers thought it fit that they should protect this special status that the people of Jammu and Kashmir cherish and it is there in the form of article 370. In this article this special protection is being given.

Madam, I would only point out what the implications of the abrogation of this article will be.

THE DEPUTY CHAIRMAN: You cannot do it in a minute. We have to finish all the items of work on the day's agenda today.

SHRI GULAM NABI UNTOO: I will develop only this point and then sit down.

Article 370 can be abrogated by Parliament. I do not deny that Parliament is supreme and sovereign and it can abrogate it. That is quite evident and obvious. But the question arises as to what would be the implications that would follow if there is this abrogation of article 370 of the Constitution. All those who advocate the abrogation of this article should look at entry 50 of the Jammu and Kashmir Constitution.

THE DEPUTY CHAIRMAN: At this rate you will take a lot of time.

SHRI GULAM NABI UNTOO: If they read this entry and the other articles they will find that they cannot abrogate this article 370. Rather the Constitution of India, the Instrument of Accession and the Constitution of the State of Jammu and Kashmir, they should all be read together. When you do that and when you abrogate htis article the question will arise as to the area which is now occupied by Pakistan and over which the Union of India has territorial claim. Will this territorial claim over that part of Kashmir that is now under Pakistani occupation continue when you abrogate this article? That is the question to be considered. The result of the abrogation of this article will be that the Constitution of Jammu and Kashmir will vanish away and, Madam, it is only through section 4 of the Constitution of Jammu and Kashmir which defines the territory of the State of Jammu and Kashmir that this claim can be maintained.

THE DEPUTY CHAIRMAN: That will do.

SHRI GULAM NABI UNTOO: It was under this provision that on the

16th August 1947 the sovereignty and suzerainty were given to the Union of India. Entry 59 of the Schedule will show that.

(*Time bell rings.*)

THE DEPUTY CHAIRMAN: I am calling the next speaker.

SHRI GULAM NABI UNTOO: It is quite clear that if the State of Jammu and Kashmir is now in the Union of India, it is through the Constitution of the State of Jammu and Kashmir that we can claim sovereignty over the area now occupied by Pakistan. Therefore, a political decision has to be taken and this should be remembered by those who advocate the abrogation of article 370.

THE DEPUTY CHAIRMAN: Mr. Chandrasekharan, please be brief.

SHRI K. CHANDRASEKHARAN (Kerala): I am always brief, Madam. I now rise only to make one or two short points in a brief manner. I do not know why this process of piecemeal extension of laws to the State of Jammu and Kashmir is being resorted to. Even Bills that are now pending before this House, the provisions of which we would normally expect to be extended to the State of Jammu and Kashmir also are not being extended and there are provisions in those pending Bills that the law would apply to the whole of India except the State of Jammu and Kashmir. I am at a loss to know why such provisions are being incorporated even in the pending legislations. I would submit that instead of having this piecemeal extension of the laws, all the laws of the country should be extended not only to the State of Jammu and Kashmir but also to all the centrally administered areas. This kind of piecemeal extension or exemption does no good to the integration of the country because when we are having Central legislations which do not apply to certain parts of the country, so far as the nation is concerned, a different caste, so to speak, is being unknowingly and unconsciously created.

The second thing that I want to state is with reference to clause 6 here. It is stated in the Memorandum regarding delegated legislation that clause 6 envisages delegated legislation by the issue of Notifications. I would submit that every piece of delegated legislation should be placed before Parliament. In any case I should have an assurance from the hon. Minister that these pieces of delegated legislation for which there is no provision for their being placed before Parliament, should at least be placed for scrutiny before the Committee of this House on Subordinate Legislation.

THE DEPUTY CHAIRMAN: Mr. Bhupesh Gupta. Please take five minutes.

SHRI BHUPESH GUPTA (West Bengal): Five minutes? Then I do not speak.

THE DEPUTY CHAIRMAN: You may speak. You see we have not got much time. Take ten minutes.

SHRI BHUPESH GUPTA: The moment we get up, we are told this. All right. You have all the time.

THE DEPUTY CHAIRMAN: We must look to the time also You have always had your own way, Mr. Gupta.

SHRI BHUPESH GUPTA: It is highly discourteous to a Member to be told, take only five minutes. You could have waited. Now you nave all the time. It has become a joke.

THE DEPUTY CHAIRMAN: The Minister.

THE MINISTER OF STATE IN HE MINISTRY OF HOME AFFAIRS (SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA): Madam . . .

SHRI BHUPESH GUPTA: What is the harm if the House adjourned at 10 o'clock? Who says that the House should adjourn at 5 o'clock? Who decided that, Madam?

THE DEPUTY CHAIRMAN: All the other Members have cooperated and taken very little time. That is why I requested you.

SHRI BHUPESH GUPTA: All right. You have got the time.

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: I am glad, Madam, that all the Members who have spoken have supported this measure that has been brought forward here by the Government. The only point that some hon. Members made was that this does not extend enough, that it does not extend all the Central Acts to the State of Jammu and Kashmir. As far as that particular point is concerned, everybody knows why article 370 of our Constitution came to be associated with the Constitution of India and how we have been trying to extend year after year, more and more of the Central laws and how we have also been trying to normalise the situation in the State of Jammu and Kashmir. The Government has also put it beyond the shadow of a doubt that every inch of the State of Jammu and Kashmir is a territory of India. There is no doubt about that. About the future also the Government has made its position quite clear a number of times, that they do not regard the State of Jammu and Kashmir as negotiable territory. It is a territory about whose future there is no doubt and this also has been stated and we stand by that.

3 P.M.

As far as special conditions in Jammu and Kashmir are concerned, I am quite sure no Member will deny that such conditions obtain there. Whether we like it or not is a different matter. There are historical reasons for such conditions in that State. And it is not only in the State of Jammu and Kashmir but even in other areas like Pondicherry, Goa and other Union Territories like Manipur, Tripura, etc. we do handle matters differently than in the rest of the country. The other day we were discussing a measure which sought to extend certain Central laws to the Union Territory of Pondicherry and then the hon. Mr. Chandra Shekhar made a point that we should extend all the laws to the Union Territory of Pondicherry. At that time I had the occasion of explaining that because of historical reasons, because of special circumstances prevailing there, it would be far better if we took a little time and gave the chance to the local population to adjust themselves to these matters. The hon. Dr. Mahavir who is not present here made certain observations. He was placing his party's point of view regarding Jammu and Kashmir. I do not have much to say on that because their viewpoint is well known. They want everything to be done in Kashmir and they want the abrogation of article 370 and all that. But I may just say one thing. He said that we have been acting in regard to Jammu and Kashmir under pressure from the United States or from the Soviet Union. Madam, this is something which no responsible Member should say. As you know, as far as the State of Jammu and Kashmir is concerned, we have tried to evolve a national policy and that national policy has been endorsed by Parliament several times. We have not gone beyond that national policy which has been endorsed by the national Parliament. If the Government follows that policy and if it always remains within the limits laid down by the national Parliament, it is unfortunate if any Member were to remark that we have been acting under pressure from foreign Powers as far as matters conected with Jammu and Kashmir are concerned. So, Madam, I would like to refute this charge which the hon. Member made when he presented his viewpoint.

I would like to inform hon. Members that more than 150 Central Acts have so far been extended to the State of Jammu and Kashmir and we intend to extend more and more as the time comes for it. It is not a question of not treating Jammu and Kashmir as part of Indian territory, when we say that these laws have to be extended slowly. As I explained earlier, it is because of the special circumstances and I am glad to say, Madam, that integration, emotional and legal, is coming about much faster than people anticipated a few years back and I want to pay my tribute to the people of Jammu and Kashmir for the way they have been conducting themselves in spite of all provocations and tests of loyalty. They proved in the most unquestionable way their loyalty towards India during the Pakistani aggression on Kashmir in 1965. Anybody who talks about disloyalty of a few Kashmiri citizens of the majority community in Kashmir should at least now stop talking of disloyalty on the part of the majority community in Kashmir towards India because a very definite reply was given by the people of Jammu and Kashmir to Pakistan when Pakistan sent infiltrators into Kashmir. Madam, I was a private Member then and I had the occasion of going to Jammu and Kashmir in August, 1965 and I saw myself how the people as a whole rose for co-operation with India and the local Government there. There might be a few exceptions here and there but by and large the people of Jammu and Kashmir were with the Government's endeavour to protect the territory from Pakistani aggression.

Having said this I do not have any other point to make. Mr. Rajnaram said something but I do not think any of the points that he made deserves any reply.

Madam, I would like the House to accept this Bill.

THE DEPUTY CHAIRMAN: The question is—

"That the Bill to provide for the extension of certain laws to the State of Jammu and Kashmir, as passed by the Lok Sabha be taken into consideration."

The motion was adopted.

THE DEPUTY CHAIRMAN: We shall now take up clause by clause consideration.

Clauses 2 and 6 and the Schedule were added to the Bill.

Clause 1, the Enacting Formula and the Title were added to the Bill.

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: Madam, I move:—

"That the Bill be passed."

The question was proposed.

SHRI BHUPESH GUPTA: Madam, how much time is to be given to the third reading? I should like to know.

THE DEPUTY CHAIRMAN: You may have 10 or 15 minutes.

SHRI BHUPESH GUPTA: I should like to know. If other people take 10 minutes and if I am given one minute it won't do. What do you consider would be a reasonable discussion?

THE DEPUTY CHAIRMAN: The time for third reading will be in proportion to the second reading stage. You may take ten minutes; I have told you.

SHRI BHUPESH GUPTA: That is not it. What is the proportion?

THE DEPUTY CHAIRMAN: You have been long enough in the House; you know it.

SHRI BHUPESH GUPTA: I should like to know why . . .

THE DEPUTY CHAIRMAN: Now if you want to speak, you speak.

SHRI BHUPESH GUPTA: Please listen. When a Member gets up to

[Shri Bhupesh Gupta]

speak it is not proper for the Chair to say five minutes.

THE DEPUTY CHAIRMAN: I have said that to other Members too.

SHRI BHUPESH GUPTA: A particular party's point of view has not been heard at all and you must . . .

THE DEPUTY CHAIRMAN: Are you interested in speaking or not? You may begin your speech.

SHRI BHUPESH GUPTA: I am glad all others have spoken. Different points of view have been expressed over this matter here and you should yourself be interested to hear yet another point of view. You know that party is here.

THE DEPUTY CHAIRMAN: I was not against your expressing your point of view. I only requested that we are on the last day and we must finish our business. That is all right, you begin now.

SHRI BHUPESH GUPTA: We know, Madam, this is the last day, and we have the list of business with us. We know that.

THE DEPUTY CHAIRMAN: If you want to speak in the third reading you please speak.

(*Interruptions.*)

SHRI BHUPESH GUPTA: If courtesy is not shown to any Member neither can the Chair . . .

THE LEADER OF THE HOUSE (SHRI JAISUKHLAL HATHI): The time allotted by the Business Advisory Committee for this Bill is one hour. We have already gone beyond that but certainly if the House wants we can . . .

SHRI BHUPESH GUPTA: I am not asking for that kind of thing.

श्री राजनारायण : सुनिये, हमारा पाइन्ट यह है कि जैसे ही भूपेश जी खड़े हुए आप कह दें ५ मिनट, यह तरीका क्या है? मैं चाहूंगा कि सदन कायदे से चले। यह तरीका चेयर की ओर से नहीं होना चाहिये। कोई माननीय सदस्य . . .

THE DEPUTY CHAIRMAN: Mr. Rajnarain, please take your seat. I am on my feet.

श्री राजनारायण : हमेशा आप अपने फीट पर रहें तो हम क्या करें।

THE DEPUTY CHAIRMAN: I am on my feet. Please take your seat. The Leader of the House has refreshed our memory that the Business Advisory Committee had allotted one hour to this Bill. Now, if Members are unreasonable and go beyond that, what am I to do? We must finish the business this evening. If it is one hour we can go up to, say 1½ hours but somewhere we must set a limit. I want Mr. Bhupesh Gupta to realise that and now give his remarks in the third reading. I have . . .

SHRI BHUPESH GUPTA: But . . .

THE DEPUTY CHAIRMAN: I have nothing more to add.

SHRI BHUPESH GUPTA: I realise it.

THE DEPUTY CHAIRMAN: Then please begin your speech.

SHRI BHUPESH GUPTA: You have given me time. I shall say what I have got to say.

Madam Deputy Chairman, sometimes we do feel that we are needlessly provoked because you know very well, and the Chair should know.

THE DEPUTY CHAIRMAN: Mr. Bhupesh Gupta, when the Business Advisory Committee has allotted certain time it is my business from the Chair to remind Members of the time

allotted and it is within the purview of the Chair to direct the House and direct each Member. Now, I would request you not to take any more time of the House but give your remarks on the third reading.

SHRI BHUPESH GUPTA: It is not a question like that. You will have to listen what the Member has to say to the Chair. It is our right to make a submission to the Chair over a matter of procedure. You could have asked me not to speak, but having asked me to speak, you should allow me to speak. You could have stopped the discussion at one hour or you could have given the time to anybody else. I never dispute it. I do not question any of your thing, but when a person gets up to your call, it is not the way that immediately you say this thing. You can say it a few minutes later. I think you should not say it. I think, Madam, you have been in this House for a long time also and so have I been. You should not tell us like that.

श्री राजनारायण : अब तक तो यह पांच मिनट बोल चुके होते ।

THE DEPUTY CHAIRMAN: Please, Mr. Rajnarain, you have had your say. So, you must not interrupt.

SHRI BHUPESH GUPTA: At least I am very sorry. I am not disputing any of your rights. One feels a little hurt. If you wanted, you could have said the same thing two minutes later.

THE DEPUTY CHAIRMAN: It is very difficult, but it is better so say so earlier. It is better to say it earlier before you start your speech.

SHRI BHUPESH GUPTA: We do not like this thing. What do you want? Do you want to throw us out of the House? We only claim you called us and you do not even extend the elementary courtesy to us, whatever it is. We start the speech and then you stop. Immediately you say it. We did not dispute when others were speaking; I never dispute it. It is for you to settle. This is very wrong and what sort of debate is it? You should be interested; the Chair should be interested in helping the debate in the House by seeking the opinion of all the sides..

SHRI JAISUKHLAL HATHI: Why not go into the merits of the Bill, rather than take other's time?

SHRI BHUPESH GUPTA: I am not interested in making you listen to my precious words. All I say is . . .

SHRI JAISUKHLAL HATHI: I am not also interested that way.

SHRI BHUPESH GUPTA: You have a sense of business and we have a sense of prestige and self-respect. We have not come to barter it away. It is better to have the Marshal used than to be treated in this manner. That would be much more honourable, according to me. You cannot deal with me at least in this manner. You know it so long. That is what I say. You want our co-operation and we are co-operative. When you see the business, you can see how many items you have gone through within this period.

SHRI JAISUKHLAL HATHI: You should now be talking about the merits of the Bill.

SHRI BHUPESH GUPTA: Therefore, I only would say that the small pinpricks, whoever gives them, need not be given. All I say is we want to be decent. All I say is we are too old now and small pinpricks we do not want, men like me. I am not here for your so-called dignity and gentlemanliness. We know what dignity you have shown in Punjab and Bengal. I know that. Therefore, Mr. Hathi, Leader of the House, should realise that you are dealing, if you like, with a ruffian and I would rather be a ruffian than allow my self-respect to be trampled under foot by anybody and self-respect of the Party also.

[Shri Bhupesh Gupta]

Anyway, I wanted to say one or two things really, since I thought otherwise it would go unchallenged. Otherwise, I would not have taken your time even at the third reading stage. First of all, I think the Government is entirely wrong in its wishful thinking that the integration of the Kashmiri people with the rest of India has emotionally taken place fully to the extent we desire. Let us not delude ourselves with certain wrong ideas. We would very much like this integration to take place. In fact, it is essential that we should do everything possible in our power to bring that about. But when I see some hon. Members from Kashmir and from this side of the House trying to show as if everything is settled within Kashmir, well I say, do not delude yourselves. This is a warning I utter. I know that it is not a very popular utterance for a Party representative to make because of certain jingoistic feelings in the country, but I think sometimes we should display a little courage in stating facts as they are, not as we would like them to be. That is number one. Secondly, I do not at all link up the question of Kashmir with the question of our relations with Pakistan. In the present context Kashmir undoubtedly is our internal problem and a solution has got to be found and we should make efforts in that direction. I think the situation in Kashmir calls for, for a variety of reasons, certain special efforts in order to achieve what we seek to achieve or want to achieve. That is not being fully done. Life in Kashmir should be properly refashioned democratically and especially in the economic sphere. There are grievances and suspicions in the minds of a large section of the Kashmiri people owing to a number of factors. We should do our best to preach the image of India, of which Kashmir is a part, to the hearths and homes of Kashmir that they begin to feel identification, in the same measure as others have held. This is what I would like to say, but that is, again, not being fully done.

Now, as far as article 370 is concerned, some hon. members seem to think that it should be deleted from the Constitution here and now. I think it would be a wrong step to delete it or to abrogate it completely at this stage. This particular article is, no doubt, a special provision, but it has its own historical background. The fate of this article is interwoven with the problem of others and the problem of integration of Kashmir, not in terms of constitutional provisions of legislation, but in political terms. That we must bear in mind. Therefore, I think it is not the right advice that we are giving. On the contrary, the tendency to eradicate article 370 should be restrained. We should not, in the present situation, try to make it look as if we want to thrust ourselves in disregard of the assurances, implied and explicit, contained in article 370, all the more so in the present situation. This is another point that I would like to make.

The other point is, much has been said about Sheikh Abdullah and related matters. I should also like to make my position and our Party's position known. Firstly, we do stand for a larger autonomy for Kashmir and we make no secret about it. It is no use trying to hush-hush over this matter. We want it known that one need not have the same pattern of certain integration everywhere. One need not have the same prescription for all the people. Having regard to the peculiarities of the Kashmir problem as an internal problem, we can perhaps think of allowing, in a special way, autonomy for the people of Kashmir, certainly retaining what we have got, by necessary political and other arrangements. Therefore, the emphasis should be not on the restriction of the autonomy, the people of Kashmir or the State of Jammu and Kashmir enjoys today, but, if possible, on the extension and expansion of this autonomy within the framework, naturally, of the Indian Union. This, I know, again is a provocative utterance, at least to some, but I believe

political realism and statemanship would persuade anyone to see the need for it. I know privately many people agree with us, but publicly . . .

SHRI M. M. DHARIA: No, no.

SHRI BHUPESH GUPTA: You know and I know it. Jawaharlal Nehru agreed with us. There is no question about it. If Mr. Dharia says what he says, I accept it publicly and privately, but there are people who consider otherwise. Now, with regard to the last aspect of it, I know that some of the utterances of Sheikh Abdullah are objectionable. He should avoid those utterances. It is not necessary for him to say such things and, naturally, he should realise that a solution of the Kashmir problem, as far as we are concerned, cannot be found outside the Indian Union. Therefore, if a solution is to be found, as it must be found, to the residual problems within the Indian Union, then it is necessary for him to exercise some measure of restraint and forbearance. This is all I say. Therefore, some of the unfortunate utterances perhaps need not have been there on his part. But I am all in favour of exploring the possibilities of opening a dialogue between Sheikh Abdullah and people of his persuasion on the one hand and leaders of the Congress Government and other political parties on the other, so that collectively we can make an effort for a solution. Shri Jawaharlal Nehru tried it, he made an effort, he had the courage to do so, he had the imagination to do so. Many people blamed him, but everybody knows he was guided by the most wise ideas and sincere desire about it. It think we can recapture that kind of approach. There is no harm in that.

Madam, I feel that here some people seem to think, I was a little surprised about it, that Sheikh Abdullah is no leader at all. Let us recognise facts as they are. Sheikh Abdullah is a leader of the Kashmiri people. You may or may not like him but he happens to be the natural leader of the Kashmiri people. This fact may not be very savoury for many people, but this fact is inescapable. Therefore, proceed on that basis. Since he is out, do not always try to show toughness, do not always adopt an attitude of toughness or show red eye or make it appear as if we are thoroughly impatient, as if we would like to have him handcuffed tomorrow. This is no good attitude at all.

SHRI OM MEHTA: I want to ask this. Does Mr. Bhupesh Gupta know that Sheikh Abdullah is popular by only appealing to the communal feelings of the people there?

SHRI BHUPESH GUPTA: Obviously it is quite clear, if I am a Communist, what my attitude towards communal people is. Even the Congress members in their elections are making a communal appeal. You being a secular party make so patently a communal appeal to catch votes.

AN HON. MEMBER: Not at all.

SHRI BHUPESH GUPTA: You may not do it but there are people you know amongst yau. You can understand communal appeal should not be made. I agree it is not a communal problem. It may have any historical considerations but we certainly do not approach it as a communal question although communal feelings are liable to be aroused this way or that way. But you also know that friends of the Jan Sangh in Jammu and Kashmir do not make particularly secular appeals when they talk about Sheikh Abdullah or the Kashmir problem. Therefore, they are quits, if it is so. I say you are right that communal appeal should not be there. Let us not show a little impatience. After all you had put that man in prison for fourteen years without trial. This itself is a very shocking thing. Now you have seen that fourteen years of

[Shri Bhupesh Gupta]

incarceration of Sheikh Abdullah has not led to the solution of the remaining internal problems, whether you view it from the point of view of integration or otherwise. I think the time has come and, since opportunity is there, we should explore all possibilities of finding a solution to the problem of Kashmir so that Kashmir becomes . . .

श्री निरंजन वर्मा (मध्य प्रदेश) : मैं आप के द्वारा श्री भूपेश गुप्त से निवेदन करूंगा कि वह दूसरों को अपील कर रहे हैं कि अपार्चुनिटी ऐसी निकालो जाय, एक्सप्लारेशन किया जाय ताकि उनमें सद्भावना हो और शेख अब्दुल्ल के साथ बैठ कर कोई समझौता किया जाय। श्री भूपेश गुप्त अपने मुख से क्यों नहीं बतलाते कि वह कौन सी अपार्चुनिटी है, वह कौन सा प्रपोजल आपका है जो आप पेश करते हैं ?

SHRI BHUPESH GUPTA: As far as you are concerned, I have nothing in common with you. Nothing at all, nothing at all.

श्री निरंजन वर्मा : ऐसा कहने से काम नहीं चलता है ।

SHRI BHUPESH GUPTA: All I say is you have spoken your point of view very ably, you have put a very thorough-bred communal point of view; you have put it.

श्री निरंजन वर्मा : कम्यूनल तो आप समझते हैं, नहीं का क्या मतलब है ? आप तो अपनी रट लगाते हैं, कम्यूनल और सेक्यूलर का . . .

SHRI BHUPESH GUPTA: I have only got up to say something else which is I think non-communal and secular and somewhat realistic also. I do hope that thought will be directed along that line instead of other lines, whether it is the Swatantra line or the lines of our friends there. That is about all I want to say.

شری سید حسین : مسٹر بھوپیش گپتا سے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ شیخ صاحب مسجدوں میں ریلیجس لیڈر کی حیثیت سے جو تقریریں کرتے ہیں اس کے بارے میں انہوں کیا کہا ہے - ایوب خاں اور شیخ عبداللہ میں کیا فرق ہے اور جو - این - لائی - ایوب خاں اور شیخ تینوں ایک بات کرکے کیا ہندوستان کے سیکولرزم کو چیلنج نہیں کرتے ہیں—?

†[श्री सैयद हुसैन : मिस्टर भूपेश गुप्ता से मैं यह जानना चाहता हूं कि शेख साहब मस्जिदों में रिलीजस लीडरों की हैसियत से जो तकरीरें करते हैं, उसके बारे में उन्हें क्या कहना है, अयूब खां और शेख अब्दुल्ला मे क्या फर्क है और चाऊ-एन-लाई, अयूब खां और शेख तीनों एक बात करके क्या हिन्दुस्तान के सैक्यूलरिज्म को चैलेंज नहीं करते हैं ?]

THE DEPUTY CHAIRMAN: There is no need of making a speech.

SHRI BHUPESH GUPTA: Ayub Khan is the head of Pakistan State. Sheikh Abdullah, we think is a citizen of India, a man whom you made . . .

شری سید حسین : میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا شیخ عبداللہ نے آپ کو کہا کہ وہ انڈین سٹیزن ہیں کیا انہوں نے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کو کہا ہے کہ وہ انڈین سٹیزن ہیں ?

†[श्री सैयद हुसैन : मैं जानना चाहता हूं कि क्या शेख अब्दुल्ला ने आपको कहा कि वह इंडियन सिटिजन हैं ? क्या उन्होंने कम्युनिस्ट पार्टी आफ इंडिया को कहा कि वह इंडियन सिटिजन हैं ?]

†[ ] Hindi transliteration.

SHRI BHUPESH GUPTA: I understand Sheikh Abdullah signed the Constitution of India as a member of the Constituent Assembly. Do I understand that Sheikh Abdullah put his signature on the Constitution of India when it was adopted without being an Indian citizen?

श्री राजनारायण : देखिये, हमारा एक प्वाइंट है आप सुनिये मुझे बड़ी परेशानी है, जब मैं खड़ा होता हूं तो आप अनावश्यक इतना बोलने लगती हैं . . .

THE DEPUTY CHAIRMAN: You have spoken on this. Please sit down.

श्री राजनारायण : इतने में तो मैं अपनी बात कह दूं । आप इतना बोलती हैं कि सारा समय नष्ट कर देती हैं ।

THE DEPUTY CHAIRMAN: Others have not spoken. Please sit down. Mr. Dharia.

SHRI BHUPESH GUPTA: We treat him only as a citizen of India.

SHRI M. M. DHARIA (Maharashtra): Madam, Mr. Bhupesh Gupta has made a speech which may be consistent with the Communist and his party line. Whenever they are not in power in the Central Government, they want to disintegrate the country. When they enjoy the Central power, then they speak of integration. Madam, I would like to make it very clear that Sheikh Abdullah has been given undue importance. He should not at all be given importance. He is doing great harm to our country and to the secularism of our country. Sheikh Abdullah is not going on proper lines. He is appealing to all communal feelings, and this is creating a great danger. Let us make it very clear that Kashmir and India are one. There is nothing as giving special treatment to Kashmir. Kashmir is a part of India. This sort of constitutional guarantee is not at all required. All provisions that are applicable to Indian citizens should be necessarily made applicable to the citizens of Kashmir. There is nothing to make it special. Madam, let us be very clear that in days to come this sort of tendency in this country on the part of those who want disintegration in this country shall have to be curbed at any cost, whether it is Sheikh Abdullah or the Communist Party of Mr. Bhupesh Gupta.

SHRI ARJUN ARORA (Uttar Pradesh): Madam, Mr. Bhupesh Gupta in his plea for talks with Sheikh Abdullah has said that an opportunity has come. I want him to explain what is the opportunity which is there. At the moment there is no opportunity for any talks on changing the status of Kashmir as Sheikh Abdullah wants. The opportunity for Sheikh Abdullah will come in 1972 when elections to the State Assembly of Jammu and Kashmir will be held. Mr. Bhupesh Gupta and others who have some admiration for Sheikh Abdullah should advise him to wait till 1972, to organise his party and seek election just as the party of Mr. Bhupesh Gupta in its attempt to capture power at the Central has consistently contested four elections and lost. It is preparing for the fifth general election. So also Sheikh Abdullah should be advised to follow the example of the party of Mr. Bhupesh Gupta and wait till 1972.

SHRI BHUPESH GUPTA: Madam, all that I say . . .

THE DEPUTY CHAIRMAN: It will be a second speech. But please be brief.

SHRI BHUPESH GUPTA: All that I say is, the only opportunity . . .

श्री राजनारायण : मैं दो मिनट में समाप्त कर दूंगा । आप खुद ही डिले करती हैं ।

THE DEPUTY CHAIRMAN: I will give you only one or two minutes. I will not give you more.

श्री राजनारायण : माननीया, मैं आप से पहले भी कह चुका हूं ।

THE DEPUTY CHAIRMAN: I do not single out anybody; I treat everybody in this House equally. Nobody objects to it. I ask you to speak only on matters arising out of this. And please be brief.

श्री राजनारायण : मैंने आप से इस सम्बन्ध में चैम्बर में भी बातचीत कर ली थी ।

THE DEPUTY CHAIRMAN: You should be more reasonable.

श्री राजनारायण : मैं आपके जरिये श्री भूपेश गुप्त से यह जानना चाहता हूं कि हम शेख अब्दुल्ला के लिये ब्रीफ क्यों बनते हैं । शेख अब्दुल्ला की हमारे साथ अच्छी दोस्ती है और मैं चाहता हूं कि हमारी दोस्ती कायम रहे । इसलिये मैं सफाई के साथ कहना चाहता हूं कि जब शेख अब्दुल्ला से यह पूछा गया, पत्रकारों द्वारा पूछा गया कि तुम भारत के नागरिक हो या नहीं । तो वे इसका जवाब जिगजैक वे में क्यों देते हैं ? वे सीधे कहते कि हम इंडियन सिटिजन हैं, हम भारत का नागरिक हूं । वह न कह कर वे कहते हैं कि हमने कांस्टीट्यूशन में सिगनेचर किया है और वह इसलिये किया है कि कांस्टीट्यूशन में जो 370 अनुच्छेद है उसके द्वारा काश्मीर को एक स्पेशल पोजीशन है । इसलिये उसकी आड़ में लेकर वह कहते हैं कि हमने सिगनेचर किया है । इसलिये मैं ईमानदारी के साथ श्री भूपेश गुप्ता से कहना चाहता हूं कि हम शेख अब्दुल्ला से कहें कि वह अपने को इंडियन सिटिजन कहें । अगर वे इंडियन सिटिजन मान कर अपने को काश्मीर वालों के सुख-दुःख में जितना अपने को डुबोना चाहता है, हम भी उतना ही उनके साथ अपने को डुबोने के लिये तैयार हैं । काश्मीर की जनता की तरक्की जिस रास्ते द्वारा हो सकती है, उसी रास्ते पर हम चलने के लिये तैयार हैं । श्रीमन्, काश्मीर में 4, 6 दिन रह कर हमने हर सैक्शन की पूरी जानकारी हासिल कर ली है और मैं यह कहने के लिये तैयार हूं ।

SHRI BHUPESH GUPTA: All I would like to say is, I say opportunity because physical . . .

(Some hon. Members stood up.)

THE DEPUTY CHAIRMAN: No more. I am not going to give any other body any chance.

SHRI GULAM NABI UNTOO: I want to know about a question from Shri Bhupesh Gupta whether he would fight the election on two conditions. One is that there should be no condition about subscribing oath of allegiance to India under the Constitution and another is that there should be an impartial agency other than the Election Commission of India. What does he say about these?

SHRI BHUPESH GUPTA: Why should my points be misunderstood? I said, 'opportunity' because he is out, his physical availability is there. That is all. If it is possible, talk with him; if you do not want to, do not. As far as the other thing is concerned, it is most unfortunate to say that I am pleading for him. No, I am pleading for the people of India and Kashmir . . . (*Interruptions.*) Mr. Dharia, I know, you at least tolerate me. I am an Indian. Tolerate me. All I say, Madam Deputy Chairman, is this. I know Sheikh Abdullah, what he has been doing. When I have any idea of dealing with him or talking to him, I will do so, talk to him, only as an Indian citizen. I do not enter into a discussion with one who does not say that he is an Indian citizen. When Jawaharlal Nehru also talked to him in 1964, he did not talk to him as a foreigner. This is the thing.

As far as the other thing is concerned, it is settled. Kashmir is a part of India. I again and again say: No

solution is even conceivable outside the Indian Union. But I only suggested, having regard to the special circumstances . . .

SHRI M. M. DHARIA: What are they?

SHRI BHUPESH GUPTA: Is it not possible for you to think of some better accommodation within the Indian Union because after all, we need not be rigid; if we are firm in fundamentals, we can be flexible on secondary matters.

THE DEPUTY CHAIRMAN: Mr. Shukla.

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: Madam Deputy Chairman, I do not know what barometer the hon. Mr. Bhupesh Gupta has to judge the emotional integration of the people of Kashmir. It is quite clear, as I said earlier, that their patriotism and their conduct during the aggression by Pakistan in 1965 showed that they regarded themselves as part of India. And later on—of course in the earlier elections—and also in the 1967 elections the Plebiscite Front had put up its candidates. There was regular election under the auspices of the Election Commission and the people who were supporting the integration of Kashmir with India and who pleaded for it, they won the election. There have been several unopposed returns. There were election petitions. The election laws are there to protect anybody from any irregularity that might be committed; in an election in case certain irregularities are committed. But I would say here that by and large the elections were fair in Jammu and Kashmir and they reflected the will and the needs of the people of Kashmir. The Communist Party of India, of course, has been shifting its position on Kashmir. What they said earlier about Kashmir they do not say that now. They have shifted their position. It is obvious.

I have already made the position of the Government clear about this matter. And there is no question of reopening the question of the integration of Jammu and Kashmir with India. We cannot talk about this matter to anybody, neither to Sheikh Abdullah nor to anybody who plead for such a thing as this. There is question of talking like that. I say that such a talk as is done and Mr. Bhupesh Gupta was doing does lot of harm to the emotional integration of the people of Jammu Kashmir with India. Such doubts they are sought to be created like they do the greatest harm to national integration. Nobody should have a doubt in their mind about the status of Jammu and Kashmir and its integration with the rest of the country. I will request hon. Mr. Bhupesh Gupta who has a lot of political not to say things which are harmful to the interests of the country and interests . . .

SHRI DAHYABHAI V. PATEL: He does it delibertely.

SHRI BHUPESH GUPTA: On a point of order. He is creating the

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: May I seek your protection, Madam? I am in possession of the floor.

SHRI BHUPESH GUPTA: He is in possession. What do I say when I ask . .

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: I am . . .

THE DEPUTY CHAIRMAN: Mr. Gupta, you have expressed your

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: Madam, he is very much intolerant to others' views. I have heard him patiently and absolutely without any interruption. And he must have this much of patience towards others. He is just like a child who just wants something is not to its liking. He must be able to . . .

SHRI BHUPESH GUPTA: He is entitled to say . . .

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: He should allow others.

SHRI BHUPESH GUPTA: You cannot distort.

THE DEPUTY CHAIRMAN: Mr. Gupta, please sit down.

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: He should allow me to differ from him, he should not be so intolerant. And even if he does not agree with me, why does he jump like that and try to prevent me from saying my point of view.

SHRI BHUPESH GUPTA: Only you do not distort my point.

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: One very surprising thing is that Mr. Bhupesh Gupta who claims to be non-communal and claims his party to be non-communal, is pleading for negotiation and talking with a person who, he concedes, is taking a communal line in Kashmir. This is something of a very surprising paradox of their approach towards Kashmir. He said in answer to a Member's question here that Sheikh Abdullah is taking a communal line and still he says . . . (*Interruptions.*) I would say that we refuse to talk to Sheikh Abdullah as long as he does not change his attitude towards communalism, towards this country and towards the integration of Jammu and Kashmir. There can be no question of talking with Sheikh Abdullah unless he behaves like an Indian citizen.

SHRI BHUPESH GUPTA: A lot . . .

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: I agree with what the hon. Mr. Dharia has said that this is being done deliberately by the Communist Party of India and it is not a question of Kashmir or the people of India that they have not heard of They have something else in their hearts.

SHRI BHUPESH GUPTA: Now, Madam . . .

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: Lastly . . .

SHRI BHUPESH GUPTA: They are cowards. They do not have the courage to face the problem.

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: It hurts the hon. Member.

SHRI BHUPESH GUPTA: Tell me.

SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA: Finally, I would say that Mr. Bhupesh Gupta should know from the temper of this House that public opinion is not with him, that public opinion is not for the line that the C.P.I. is taking and it would be advisable that they gave it up.

SHRI BHUPESH GUPTA: I have at least the courage to talk like this. But you talk to Sheikh Abdullah secretly.

THE DEPUTY CHAIRMAN: The question is:

"That the Bill be passed."

The motion was adopted.

THE LOKPAL AND LOKAYUKTAS BILL, 1968

THE MINISTER OF STATE IN THE MINISTRY OF HOME AFFAIRS (SHRI VIDYA CHARAN SHUKLA): Madam, I beg to move:—

"That this House concurs in the recommendation of the Lok Sabha that the Rajya Sabha do join in the Joint Committee of the Houses on the Bill to make provision for the appointment and functions of certain authorities for the investigation of administrative action taken by or on behalf of the Government or certain public authorities in certain cases and for matters connected therewith, and resolves that the following Members of the Rajya